عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۵ | ۲۵ تا ۳۰/ربیع الاول ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰/اپریل ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۱۶

اسلام زندہ ہے

قادیانیت کا مکروہ چہرہ

مغرب کا دوھرا معیار

اظہارِ رائے کی یکطرفہ آزادی

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

کافروں اور مشرکوں کی نجاست معنوی ہے:

س:...... آپ کے مسائل اور ان کا حل کالم میں جناب والا کا ایک جواب تھا کہ: ''غیر مسلموں مثلاً عیسائیوں کے ساتھ ایک پلیٹ میں کھانا جائز ہے' مگر ایسا نہ ہو کہ کفر سے نفرت ہی نہ رہے۔'' قرآن میں پارہ نمبر۱۰ سورۂ توبہ کی آیت نمبر۲۸ کا ترجمہ ہے: ''اے ایمان والو! یہ مشرکین نجس (ناپاک) ہیں' ان کو مسجد حرام کے قریب بھی نہ آنے دو۔'' اس آیت سے بندہ کم علم نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مشرکین نجس ہیں' جیسا کہ کتا اور سؤر نجس ہے' نہ کتے اور سؤر کے ساتھ ایک پلیٹ میں کھانا جائز ہے اور نہ ہی مشرکین کے ساتھ ایک پلیٹ میں کھانا جائز ہے' کیونکہ اکٹھے کھانے پینے سے مسلمان وہ نجس کھانا جو مشرک و کافر کا ہاتھ لگنے سے نجس ہوتا ہے' کھاتا ہے اور جو شخص نجاست کھاتا ہے' اس کے نماز روزوں کا کیا کہنا؟ مسلمان کے تو اگر بدن کے باہر بھی نجاست لگی ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ جو غیر مسلموں سے میل جول رکھتے ہیں' ان کی زندگی غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ صرف نام کے ہی مسلمان رہ گئے ہیں' عمل کا ان کے قریب سے بھی گزر نہیں' بعض لوگ اپنے اس عمل کو نام نہاد وسیع النظری کہتے ہیں' مگر یہ ان کی وسیع النظری نہیں بلکہ غرق ہونے کا عمل ہے۔

قبلہ وکعبہ مولانا صاحب! گزارش دست بستہ ہے کہ اتنے دلائل سننے کے باوجود اگر میں غلطی پر ہوں تو امید ہے کہ گستاخی کی معافی فرماکر مدلل اور تفصیل سے تصحیح فرمائیں گے۔

ج:...... کافروں اور مشرکوں کے نجس ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں' یہ تو قرآن کریم کا فیصلہ ہے' لیکن ان کی نجاست ظاہری نہیں' معنوی ہے' اس لئے کافر و مشرک کے ہاتھ' منہ اگر پاک ہوں تو ان کے ساتھ کھانا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کافروں نے بھی کھانا کھایا ہے' ہاں! ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات جائز نہیں۔ کتے اور خنزیر کا جھوٹا کھانا ناپاک ہے' مگر کافر کا جھوٹا ناپاک نہیں۔

بدعت کی تعریف:

س:...... بدعت کسے کہتے ہیں؟ بدعت سے کیا مراد ہے؟ جواب ٹو دی پوائنٹ دیں۔

ج:...... بدعت کی تعریف درمختار (مع حاشیہ شامی جلد اوّل صفحہ۵۶۰ طبع جدید) میں یہ کی گئی: ''هی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول صلی الله علیه وسلم لا بمعاندة بل بنوع شبهة'' (جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معروف ومنقول ہے' اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنا ضد وعناد کے ساتھ نہیں بلکہ کسی شبہ کی بنا پر) اور علامہ شامی رحمہ اللہ نے علامہ شُمّی سے اس کی تعریف ان الفاظ میں نقل کی ہے: ''ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبهة او استحسان وجعل دینا قویما و صراطا مستقیما'' (جو علم' عمل یا حال اس حق کے خلاف ایجاد کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کسی قسم کے شبہ یا استحسان کی بنا پر اور پھر اسی کو دین قویم اور صراط مستقیم بنالیا جائے وہ بدعت ہے)۔

خلاصہ یہ کہ دین میں کوئی ایسا نظریہ' طریقہ اور عمل ایجاد کرنا بدعت ہے جو: (الف) طریقۂ نبوی کے خلاف ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ قولاً ثابت ہو' نہ فعلاً' نہ صراحتاً نہ دلالتاً نہ اشارتاً...... (ب) جسے اختیار کرنے والا مخالفت نبویؐ کی غرض سے بطور ضد وعناد اختیار نہ کرے' بلکہ بزعم خود ایک اچھی بات اور کارِ ثواب سمجھ کر اختیار کرے' (ج) وہ چیز کسی دینی مقصد کا ذریعہ ووسیلہ نہ ہو بلکہ خود اسی کو دین کی بات سمجھ کر کیا جائے۔

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد: ۲۵ شمارہ: ۱۶ ۲۵ تا ۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ اپریل ۲۰۰۶ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

قادیانیت کا مکروہ چہرہ	اداریہ	۳
اسباب مصائب اور ان کا علاج	مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی	۱۱
مغرب کا دوہرا معیار	پرواز رحمانی	۱۳
اظہار رائے کی یکطرفہ آزادی	مولانا نذر حفیظ ندوی	۱۶
توہین آمیز خاکے۔۔۔	سلمان نسیم ندوی	۱۹
اسلام زندہ ہے	حافظ محمد سعید لدھیانوی	۲۳
خبروں پر ایک نظر		۲۵

مجلس ادارت

○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا سعید احمد جلالپوری
○ علامہ احمد میاں حمادی ○ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
○ صاحبزادہ طارق محمود ○ مولانا بشیر احمد
○ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ○ مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

قادیانیت کا مکروہ چہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

ہمارے اکابر نے اپنی ایمانی فراست کے پیش نظر آج سے بہت پہلے' بلکہ قادیانیت کے ظہور و بروز کے روز اوّل ہی سے واضح اور دوٹوک الفاظ میں بتلادیا تھا کہ قادیانیت' یہودیت کا چربہ اور مرزا غلام احمد قادیانی استعماری ایجنٹ ہے۔ قادیانیت کوئی مذہب نہیں' بلکہ مغربی مفادات کی محافظ خالص سیاسی تحریک ہے' جسے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے' ان کے دین و مذہب کی توہین و تنقیص' ان کی مقدس شخصیات' حضرات انبیاء کرام علیہم السلام' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین' امہات المومنین رضی اللہ عنہن' تابعین رحمہم اللہ' اکابر علمائے امت رحمہم اللہ اور بالخصوص سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ہستی پر کیچڑ اچھالنے اور ان کا تمسخر و استہزاء اڑانے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

مگر چونکہ قادیانیت کے تانے بانے' اس کی زیر زمین منافقانہ سرگرمیاں اور طرز و انداز یہودی تحریک فری میسن کی طرح نہایت خفیہ اور عیارانہ تھا' اس لئے ابتداً سیدھے سادے مسلمان بھی اپنے اکابر کے اس انکشاف پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھے۔

لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا' قادیانیت اور قادیانی عزائم و ارادے عیاں ہوتے گئے' تا آنکہ جب قادیانیت کے مکروہ چہرہ سے ردائے تقیہ ہٹی تو ان کا قاطمین مصر' باطنیوں اور سبائیوں کا سا انداز نکھر کر سامنے آ گیا۔

بلاشبہ علمائے امت اور مسلمانوں کو اس دہشت گرد یہودی تنظیم کی اسلام دشمنی اور ان کے خفیہ عزائم کی نقاب کشائی کے لئے جہاں صبر آزما مراحل کا سامنا کرنا پڑا' وہاں انہیں سرکاری جبر و تشدد اور ظلم و تعدی کے علاوہ قادیانی سرپرستوں کی دردناک اذیتوں اور قید و بند کی صعوبتوں اور تکلیف دہ مشقتوں سے بھی دوچار ہونا پڑا' مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری' جس کی بدولت آج قادیانیت پوری اسلامی دنیا میں گالی کا درجہ اختیار کر چکی ہے' اور اسے اپنے آقاؤں اور سرپرستوں کی گود کے علاوہ کہیں سر چھپانے کے جگہ نہیں مل پا رہی۔

بلاشبہ: ''جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا '' (حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا' بے شک باطل بھاگنے والا ہی ہے) کے مصداق آج مسلمان سرخرو ہیں' کیونکہ قادیانیت کی بلی تھیلے سے باہر آ چکی ہے' یہی وجہ ہے کہ آج کسی معمولی عقل و سمجھ اور سوجھ بوجھ کے انسان کے لئے یہ فیصلہ کرنا کوئی مشکل نہیں کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں' بلکہ یہ یہودی مفادات کے لئے کام کرنے والی ایک اجرتی دہشت گرد تنظیم ہے' جس کا مقصد مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنا اور انہیں آتش زیرپا رکھنا ہے۔

چونکہ اب دنیا سمٹ کر ایک بستی کی شکل اختیار کر چکی ہے دور دراز کے فاصلے' اب فاصلے نہیں رہے' آلات رصد' ابلاغیات اور میڈیا نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ دنیا کا کوئی راز' راز نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ایک کونے کی بات یا واقعہ اگلے ہی لمحہ معمورہ ارضی کے انتہائی کنارہ تک پہنچ سکتا ہے' تو قادیانی سازشوں کا حال دنیا سے کیونکر پوشیدہ رہ سکتا ہے؟

موجودہ دور کے تیز رفتار میڈیا ’’انٹرنیٹ‘‘ نے قادیانیوں اور ان کے احساسات کے بارہ میں جو انکشافات کیے ہیں‘ انہیں پڑھ کر اب اس میں کوئی ابہام باقی نہیں رہنا چاہئے کہ قادیانیوں کے دانت کھانے کے اور‘ اور دکھانے کے اور ہیں‘ گزشتہ کئی ماہ سے ڈنمارک کے گستاخ زمانہ آرٹسٹوں اور مغربی اخبارات نے جس طرح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کی ہے اور اس پر مسلمانوں کو جس قدر ذہنی کرب واذیت میں مبتلا کیا گیا ہے‘ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔اس دل خراش صورت حال سے جہاں ہر مسلمان دل گرفتہ‘ غمگین اور مشتعل ہے‘ وہاں دنیا بھر کے مسلمانوں کے علاوہ انصاف پسند غیر مسلموں نے بھی اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے‘ مگر اس موقع پر قادیانیوں کا طرز عمل نہایت ہی تکلیف اور قابل صد نفرین ہے۔

اپنے آپ کو اسلام کا ’’حقیقی نمائندہ‘‘ کہنے والی اس جماعت نے جہاں خفیہ طور پر ڈنمارک کے وزیر‘ وہاں کے آرٹسٹوں سے ہم آہنگی کا ناپاک مظاہرہ کیا ہے‘ وہ اپنی جگہ‘ لیکن ’’جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے‘‘ کے مصداق اب وہ کھل کر میدان میں آ گئے ہیں اور اپنا وزن ان شاتمان رسالتؐ کے پلڑے میں ڈال رہے ہیں‘ جنہوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز کارٹون بنائے‘ چنانچہ ملاحظہ ہو:

الف:......

’’اولڈ برج ہوم نیوز ٹریبیون آن لائن: سینٹرل جرسی (اسٹاف رپورٹر) سینٹر جرسی کی احمدیہ مسلم کمیونٹی کے صدر ڈاکٹر امتیاز چوہدری نے توہین آمیز خاکوں کے خلاف مسلمانوں کے رد عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ: ’’وہ اسلام کے چہرے کو بدنما کر رہے ہیں‘ ہمیں اس چہرے کو صاف کرنے میں دقت کا سامنا ہے۔‘‘ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر امتیاز چوہدری نے فرسٹ پریسبائی ٹیرین چرچ اسیلن کی مذہبی رہنما گلوریا ہیسلر‘ مڈل سیکس کے مذہبی رہنما سیموئیل ڈی تھامپس‘ سینٹ جارج چرچ ہل مینا کے پادری بل جیرارڈ کی موجودگی میں ساؤتھ اسٹریٹ کی مسجد بیت الہادی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا‘ جس کا اہتمام احمدیہ مسلم کمیونٹی کی سینٹرل جرسی شاخ نے کیا۔‘‘

ب:......

’’فری ٹاؤن (مریمہ کندیہ) احمدیہ مسلم جماعت کے امیر اور مشنری انچارج مولانا لطف الرحمن محمود نے اتوار کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت کے خلاف دنیا بھر میں ہونے والے مظاہروں کی مذمت کی ہے‘ یہ مذمت انہوں نے میاناٹا کانفرنس ہال یوئی بلڈنگ فری ٹاؤن میں ایک لیکچر کے دوران کی۔انہوں نے کہا کہ ان مظاہروں نے (کارٹونوں کی) مزید اشاعت کو شہ دی ہے‘ حتی کہ (اٹلی کے) ایک وزیر نے ایک ٹی شرٹ پر کارٹون چھپوایا۔انہوں نے کہا کہ یہ بات نہیں کہ سیرالیون کے ’’مسلمان‘‘ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی عزت نہیں کرتے‘ مگر یہ کہ وہ احتجاج نہیں کرتے۔موجودہ صورت حال کا پس منظر بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چھ ماہ پیشتر ڈنمارک کے ایک اخبار نے آزادی اظہار کے نام پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ کارٹون شائع کئے۔انہوں نے کہا کہ اگر اس ایشو میں کوئی سیاسی دخل اندازی نہ ہوتی تو یہ پورا ایشو اپنی موت آپ مر گیا ہوتا۔انہوں نے کہا کہ ڈینش اخبار نے یہ کہتے ہوئے معذرت کی کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی غلط کام نہیں کیا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں آزادی اظہار کا حق حاصل ہے۔لطف الرحمن محمود نے کہا کہ وہ یہ نہیں سمجھ سکے کہ ڈنمارک کے مسلم اکابر کو کس نے شہ دی کہ وہ اسلامی ممالک کو مزید مظاہروں میں مدد کے لئے تحریک دیں۔‘‘ (کوکورڈ ٹائمز فری ٹاؤن‘ یکم مارچ ۲۰۰۶ء بذریعہ آل افریقہ ڈاٹ کام)

قادیانیوں کی ان اسلام دشمن سرگرمیوں‘ یہودی‘ عیسائی اور امریکی مفادات کے تحفظ کے اعتراف میں ان کے آقاؤں اور سرپرستوں پر لازم تھا کہ وہ ان کے سر پر دست شفقت رکھتے‘ ان کے مفادات کا تحفظ کرتے‘ دنیا بھر کے قادیانیوں اور بالخصوص مسلمان ممالک میں رہائش پذیر ان قادیانیوں کو جو

مسلمانوں سے نبرد آزما ہیں' تھپکی دی جاتی' وہاں کی عوام کو ان کے خلاف کارروائیوں سے باز رکھنے کے لئے اپنی قوت وشوکت کے استعمال سے خوف دلایا جاتا' مسلمان ممالک کے مسلمان حکمران' سول اور فوجی انتظامیہ کو ان کی سرپرستی کی ہدایت کی جاتی اور ان کے خلاف کسی اقدام پر ان کو تباہ کن نتائج کی دھمکی اور حسن سلوک پر پسندیدگی کی نوید سنائی جاتی!!!

آیئے دیکھتے ہیں اور اس کا جائزہ لیتے ہیں کہ قادیانی سرپرستوں نے اپنی ذمہ داریوں کو کس حد تک نبھایا ہے؟ اور قادیانی ''مشکلات'' کا احساس کرتے ہوئے انہوں نے کہاں تک ان کا ساتھ نبھانے کی کوشش کی ہے؟

بلاشبہ قادیانیوں کو نوید ہو کہ ان کے سرپرستوں نے انہیں ان کی وفاداریوں کا پورا پورا صلہ ادا کرنے کی غرض سے اب کھل کر ان کا ساتھ دینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ امریکی کانگریس کے ممبر اور امریکی حکومت کے ترجمان جوزف کراؤلے کی بنگلہ دیشی وزیر اعظم خالدہ ضیاء سے ملاقات' اور بنگلہ دیش کے دورہ کے موقع پر قادیانیوں کے مفادات کے تحفظ کی خاطر دی گئی بریفنگ کو پڑھئے اور سر دھنئے:

الف:...... ''ڈھاکہ (انٹرنیٹ نیوز) امریکی کانگریس کے ممبر جوزف کراؤلے نے ۲۲/فروری کی دوپہر بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء سے ملاقات کی۔ جوزف کراؤلے منگل کو سہ روزہ دورے پر بنگلہ دیش پہنچے تھے۔ جوزف کراؤلے نے احمدیہ کمیونٹی کے تحفظ کے حوالے سے بنگلہ دیشی حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ملک میں عیسائی کمیونٹی کی صورت حال اور موجودہ مذہبی ہم آہنگی پر مطمئن ہیں۔ امریکی کانگریس کے ممبر نے وزیر اعظم خالدہ ضیاء کو بتایا کہ وہ احمدی رہنماؤں سے ملے ہیں اور انہوں نے عیسائی کمیونٹی کے سربراہ آرچ بشپ سے بھی بات چیت کی ہے اور ان کی خیر و عافیت دریافت کی ہے۔''

ب:...... ''ڈھاکہ (انٹرنیٹ نیوز) امریکی کانگریس کے ممبر جوزف کراؤلے نے منگل ۲۱/فروری ۲۰۰۶ء کو کہا کہ بنگلہ دیشی حکومت ملک میں جمہوریت کی بالادستی کے لئے اقلیتی حقوق کا لازماً تحفظ کرے۔ انہوں نے بخشی بازار میں احمدی رہنماؤں سے ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت کے اندر اقلیت کے حقوق کا تحفظ اکثریت کی ذمہ داری ہے۔ جوزف کراؤلے امریکی کانگریس کے بنگلہ دیش کا دورہ کرنے والے اس وفد کے شریک سربراہ ہیں جو منگل کو تین روزہ دورے پر ڈھاکہ پہنچا۔ انہوں نے ملک میں مذہبی ہم آہنگی اور جمہوریت پر عملدرآمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ملک میں اقلیتی کمیونٹیوں کے الزامات کے حوالے سے مناسب اقدامات اٹھائے۔

اقلیتوں کی تشویش کے حوالے سے کراؤلے نے کہا کہ بنگلہ دیش میں اقلیتیں' اکثریت کی جانب سے خطرہ محسوس کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ممکنہ طور پر اکثریت کے اندر موجود اقلیت کر رہی ہے۔ اقلیتیں اپنے موقف کی وضاحت پبلی کیشنز (اخبارات و جرائد) کے ذریعہ نہ کر پانے کی وجہ سے بھی تشویش میں مبتلا ہیں' جو کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش کے ساتھ تعلقات قائم رکھنا امریکا کے لئے اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا ملک بنگلہ دیش میں جمہوریت کے پھلنے پھولنے کے لئے مثبت مدد دینا چاہتا ہے۔

نیشنل احمدیہ جماعت کے نائب امیر میر مبشر علی نے کراؤلے سے ملاقات کے بعد صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ ممبر کانگریس کراؤلے نے دریافت کیا کہ آیا احمدیوں پر حملے کی میڈیا رپورٹس میں سچائی ہے؟ ہم نے انہیں بتایا کہ بنگلہ دیش میں میڈیا آزاد ہے اور احمدیوں پر مظالم کی رپورٹس سچی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ملک میں ان کی صورت حال عالمی کمیونٹی کے علم

میں لائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ لیکن اگر حکومت چاہے تو احمدیوں پر ہر قسم کا حملہ روک سکتی ہے جیسا کہ اس نے ۱۰/فروری کوتری شال میں ہمارا تحفظ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ حکومت پر دانش مندی کا غلبہ ہوگا اور وہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرے گی‘ جیسا کہ آئین میں یقینی بنایا گیا ہے‘ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے عالمی بنیادوں پر انسانی حقوق کا چارٹر جیسی موثر چیز ہونی چاہیے۔ قبل ازیں بنگلہ دیش ہندو‘ بدھا‘ کرسچن اوکیا پریشاد نامی جماعت نے ایک ملاقات میں امریکی کانگریس کے ممبر (کراؤلے) کو ایک یادداشت پیش کی‘ جس میں مطالبہ کیا کہ آئین میں کی گئی پانچویں اور آٹھویں ترامیم آئین سے حذف کردی جائیں تاکہ تمام عدم مساوات کو ختم کر کے ملک کو سیکولر اور جمہوری ریاست بنایا جاسکے۔‘‘

بلاشبہ امریکی وفد اور امریکی کانگریس کے ممبر کے اس ہمت افزا اقدام اور سرپرستی پر مبنی احساسات پر بنگلہ دیش کی قادیانی جماعت پر لازم تھا کہ وہ جہاں اپنے آقاؤں کا شکریہ ادا کرتی‘ وہاں اپنے تحفظات سے متعلق وفد کو آگاہ کرتی اور بنگلہ دیش میں امن واطمینان سے رہنے اور اپنی مذہبی سرگرمیوں کی آزادی سے متعلق انہیں بتلاتی‘ چنانچہ بنگلہ دیشی قادیانیوں نے اس موقع پر امریکی وفد سے ملاقات کے موقع پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

’’ڈھاکہ (انٹرنیٹ نیوز) امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی نے اتوار ۲۶/فروری کی دوپہر احمدیہ مسلم جماعت بنگلہ دیش کے رہنماؤں سے بخشی بازار میں واقع ان کے ہیڈ کوارٹر میں ملاقات کی اور احمدی رہنماؤں پر ملک بھر میں ان کی کمیونٹی کے ساتھ پیش آنے والی ناگفتہ بہ صورت حال کے حوالے سے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔

احمدی رہنماؤں نے خصوصیت کے ساتھ نومبر ۲۰۰۳ء کے بعد سے اپنے ممبران پر حملوں کے واقعات کی وضاحت کرتے ہوئے امریکی وفد کو بتایا کہ حکومت کا عزم مذہبی انتہا پسندوں کو قابو میں رکھنے کے لئے کافی ہے۔

مرکزی احمدیہ مشنری عبدالاوّل خان چوہدری نے اس ملاقات کے بعد صحافیوں کو بتایا کہ انتظامیہ نے احمدی مخالف شدت پسندوں کی جانب سے نارائن گنج‘ ست خیرا اور میمن سنگھ میں ہماری مسجد پر قبضہ کی کوششوں کو ناکام بنا کر ثابت کردیا ہے کہ اس کے پاس انتہا پسندوں کو کنٹرول کرنے اور روکنے کی مکمل صلاحیت موجود ہے۔

امریکی وفد کے حوالہ دینے پر کہ بنگلہ دیش حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے دو جماعتوں پر احمدیہ مخالف مظاہروں کی بنا پر پابندی عائد کردی ہے‘ احمدی لیڈروں نے نشاندہی کی کہ ان جماعتوں پر اس لئے پابندی عائد کی گئی کیونکہ وہ ملک میں بم دھماکوں سمیت جنگجویانہ سرگرمیوں میں ملوث تھیں۔

امریکی کمیشن کے ممبران نے یہ بھی کہا کہ امریکا میں بنگلہ دیش کے سفارت خانے کا دعویٰ ہے کہ بنگلہ دیشی حکومت نے احمدیوں کو شدت پسندوں کے غیض وغضب سے بچانے کے لئے جنوری ۲۰۰۴ء میں احمدی مطبوعات پر پابندی عائد کردی۔ احمدی لیڈروں نے کہا کہ اس پابندی نے شدت پسندوں کو شہ دی‘ جنہوں نے بعدازاں ملک بھر میں احمدیوں کے استحصال میں اضافہ کردیا‘ انہوں نے اپنی مطبوعات پر عائد پابندی اٹھانے اور ان احمدی مساجد کی واپسی کا مطالبہ کیا جو احمدی مخالف شدت پسندوں کے قبضہ میں ہیں۔

امریکی کمیشن کے چیئرمین مائیکل کوماٹی نے امریکی وفد کی قیادت کی‘ جس میں وائس چیئرمین فیلس ڈی گاڑ‘ کمشنر پریتا ہنسل‘ ایگزیکٹو ڈائریکٹر جوکرایا‘ ڈپٹی ڈائریکٹر پالیسی ٹیڈ اسٹیھنکے‘ سینئر پالیسی اینالائزر اسٹیو اسنو اور پولیٹیکل انچارج ڈینس جوبن ولیچ شامل تھے۔

احمدیہ نیشنل امیر مبشر الرحمٰن‘ نائب نیشنل امیر پروفیسر میر مبشر علی‘ مرکزی کمیٹی کے ممبران میر طارق علی‘ احمد تبشیر چوہدری اور بشیر اے کے چوہدری نے اس امریکی وفد سے ملاقات کی۔‘‘

ان تفصیلات کے تناظر میں ان لوگوں کو سوچنا چاہئے جو اپنی لاعلمی کے باعث قادیانیوں کے بارہ میں نرم گوشہ رکھتے ہیں یا انہیں مسلمان حکومتوں کے ’’شریف شہری‘‘ سمجھتے ہیں‘ اب ان پر واضح ہو جانا چاہئے کہ قادیانی اسلامی ممالک میں رہ کر بھی اول و آخر عیسائی‘ یہودی اور امریکی مفادات کے محافظ ہیں۔

بلاشبہ جہاں کہیں بھی کوئی قادیانی ہوگا‘ وہ مسلمانوں کی جڑیں کھودنے میں مصروف ہوگا‘ وہ استعمار کا ایجنٹ اور مغرب کا آلہ کار ہوگا۔ یقیناً قادیانی‘ اسلامی وحدت‘ مسلمانوں اور اسلامی ممالک کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ جب تک اس ناسور کا علاج نہیں کیا جائے گا‘ اس وقت اسلامی ممالک کی سالمیت داؤ پر لگی رہے گی۔ لہٰذا مسلمان ممالک کا فرض ہے کہ ان مہلک کیڑوں مکوڑوں پر اسلامی ممالک کی سرزمین تنگ کر دیں‘ اور ان کے خلاف باغیانہ سرگرمیوں اور ملک دشمنی کا چارج لگا کر ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں‘ ورنہ تمہاری داستان نہ ہوگی داستانوں میں۔

کراچی میں بم دھماکا: بے گناہ انسانی جانوں کا زیاں

کراچی میں بارہ ربیع الاول کو مزار قائد کے قریب واقع نشتر پارک میں جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میلاد النبیؐ میں بم دھماکے سے لگ بھگ ساٹھ افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوئے۔ دھماکے میں جاں بحق ہونے والوں میں سنی تحریک نامی تنظیم کے مرکزی قائدین اور دیگر مذہبی رہنما شامل تھے۔ ۱۹۸۷ء میں کراچی کے علاقہ صدر میں ہونے والے بم دھماکے کے بعد شہر میں یہ دوسرا بڑا بم دھماکا ہے۔ اس سے قبل پشاور میں پیپلز پارٹی کے اجتماع اور لاہور میں اہلحدیث حضرات کے اجتماع میں بھی بم دھماکے ہو چکے ہیں‘ جس میں علامہ احسان الٰہی ظہیر جاں بحق ہوئے تھے۔

نشتر پارک میں ہونے والے حالیہ بم دھماکے اور اس کے نتیجہ میں انسانی جانوں کے اتلاف پر ملک کی تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں سمیت ہر باشعور مسلمان نے اظہار تاسف کیا ہے۔ یقیناً یہ واقعہ مسلمانوں بالخصوص پاکستانی قوم کے لئے ایک بڑا سانحہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اس سانحہ پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے درج ذیل پریس ریلیز جاری کیا:

’’بم دھماکہ توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک اور ان کے حواریوں کی کارستانی ہے

یہ واقعہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے قوم کے بے مثال اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازش ہے

ناموس رسالتؐ کے دشمنوں نے بے گناہوں کو خاک و خون میں لوٹا دیا

انتہا پسند یہودی اور عیسائی اور ان کے ہمنوا قادیانی‘ مسلم ممالک میں دہشت گردی کے اصل ذمہ دار ہیں

قادیانیوں کو لگام دیئے بغیر ملک میں امن و امان کا قیام ناممکن ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا سعید احمد جلال پوری‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا قاضی احسان احمد‘ محمد انور اور دیگر نے بم دھماکے کو توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک اور ان کے حواریوں کی کارستانی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ واقعہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے قوم کے بے مثال اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازش ہے۔ توہین آمیز خاکوں کے خلاف پوری قوم نے یک جان ہو کر زبردست احتجاج کیا جس سے بوکھلا کر ناموس رسالتؐ کے دشمنوں نے بے گناہوں کو خاک و خون میں لوٹا دیا۔ قادیانی اور ان کے حلیف ممالک جو توہین رسالتؐ میں ملوث ہیں‘ وہ مسلمانوں کو پھلتے پھولتے نہیں دیکھنا چاہتے‘ اسی لئے وہ مسلم ممالک میں کسی نہ کسی مقام پر دھماکے یا دہشت گردی کی دیگر وارداتوں

کے ذریعہ امن وامان کو تباہ کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے دہشت گردی کا نشانہ بننے کے باوجود دہشت گردوں کے حلیف مسلمانوں ہی کو کوس رہے ہیں اور انہیں انتہا پسند قرار دے رہے ہیں جو نا قابل فہم ہے۔ انتہا پسند یہودی اور عیسائی اور ان کے ہم نوا قادیانی مسلم ممالک میں دہشت گردی کے اصل ذمہ دار ہیں۔ قادیانیوں کو لگام دیئے بغیر ملک میں امن وامان کا قیام ناممکن ہے۔ ملک کو فرقہ واریت کی آگ میں جھونکنے کی اجازت کسی صورت میں نہیں دی جائے گی۔ یہ واقعہ فرقہ واریت نہیں بلکہ اسلام دشمن قوتوں کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ بم دھماکے میں ملوث عناصر کو فوری طور پر گرفتار کرکے کیفر کردار کو پہنچایا جائے۔ اس سے قبل شہید ہونے والے علمائے کرام مولانا محمد یوسف لدھیانوی مفتی نظام الدین شامزی مفتی محمد جمیل خان مولانا نذیر احمد تونسوی مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار مفتی عبدالسمیع مفتی عتیق الرحمن مولانا عنایت اللہ کے قاتلوں کو بھی گرفتار کیا جائے۔ حکمران ملک میں امن وامان کے قیام کو یقینی بنائیں اور زبانی جمع خرچ کے بجائے اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے ہر ممکن عملی اقدام اٹھائیں۔ ملک کے کسی اور شہر میں ایسے مزید کسی ناخوشگوار واقعہ کے سدباب کے لئے پیش بندی کی جائے۔ پوری امت مسلمہ جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ زخمیوں کے علاج معالجے اور ان کو بہترین طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے جاں بحق ہونے والوں کے ورثاء سے اظہار تعزیت کیا۔“

ملک میں ناموس رسالتؐ کے حوالے سے اتحاد واتفاق اور مختلف مکاتب فکر کے درمیان بھائی چارے وہم آہنگی کی جو فضا پیدا ہوئی تھی بظاہر یہ واقعہ اسے سبوتاژ کرنے کی سازش معلوم ہوتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ جس جلسہ میں بم دھماکا ہوا غالباً اس کی آخری تقریر بھی توہین آمیز خاکوں کے خلاف ہوئی۔ ناموس رسالتؐ کے دشمنوں کو مسلمانوں کا یہ اتحاد واتفاق بھائی چارہ وہم آہنگی ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے چشم زدن میں نشتر پارک کو میدان کربلا میں تبدیل کردیا۔ یہ قیامت کس نے برپا کی؟ اس کا پتا جلد یا بدیر چل ہی جائے گا ورنہ بروز قیامت تو قاتل سامنے آ ہی جائے گا مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس مرتبہ بھی حکومت وقت محض زبانی جمع خرچ کرتی ہے جس طرح اس نے اس سے قبل شہید ہونے والے دیگر علمائے کرام کے بارہ میں کیا؟ یا اس مرتبہ سنجیدگی کے ساتھ اصل قاتلوں اور دہشت گردوں کو گرفتار کرنے کی سعی وکوشش کرتی ہے؟ یہ واقعہ حکومت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اس چیلنج سے کس طرح عہدہ برآ ہوتی ہے۔

ایک ایسے وقت میں جب کہ ایران نے یورینیم کی افزودگی کا دعویٰ کیا ہے اور امریکا ایران پر حملہ کے لئے پر تول رہا ہے ایران کے پڑوسی ملک پاکستان میں اس قسم کا واقعہ ہونا انتہائی اہم ہے کیونکہ جہاں یہ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازش ہوسکتی ہے وہاں یہ ایران پر حملہ کے دوران پاکستان کو اپنے داخلی معاملات میں الجھا کر پاکستان کی توجہ ایران پر سے ہٹانے اور اسے اخلاقی اور فوجی امداد کی فراہمی سے روکنے کی کوشش بھی ہوسکتی ہے۔ خطہ کی مجموعی صورت حال جس طرح تیزی سے تبدیل ہورہی ہے اس میں پوری مسلم امہ پر بالعموم اور جنوبی ایشیا کے مسلم ممالک پر بالخصوص یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے اجتماعی مفادات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں وقف کردیں۔

سیرت کانفرنس کا تقاضا

ہمارے حکمرانوں نے سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کے وہ لتے لئے کہ الامان والحفیظ! پانی ہمیشہ نشیب کی طرف بہتا ہے اور غصہ کا اثر ہمیشہ کمزور پر ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ ہماری حکومت بھی مسلمانوں کو کچلنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت اٹھا نہیں رکھتی کہ جب سرزمین عراق کربلا میں مسلمانوں کو مارا کاٹا جاسکتا ہے تو بھلا ہم کیوں پیچھے رہیں؟ اس تقریر میں جہاد اجماع اور اجتہاد کی ان تعریفات اور جہتوں سے امت کو متعارف کرایا گیا جن

کی طرف اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی نہیں فرمائی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے لوگوں سے فرمایا کرتے تھے کہ: اگر تم لوگ صحابہ کو دیکھ لیتے تو صحابہ تم کو کافر اور تم انہیں پاگل کہتے۔ یہ اس دور کی بات تھی' لیکن آج بھی حالات اس سے چنداں مختلف نہیں۔ موجودہ انتظامیہ بھی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فرمان کے آئینہ میں اپنا چہرہ بخوبی دیکھ سکتی ہے' کیونکہ وہ بھی جدیدیت کی قبر میں اسلام کو زندہ دفن کرنے کی سازش میں برابر کی شریک ہے۔

اسلام کی تحریف کا ٹھیکا جس طرح حکام نے لیا ہوا ہے' شاید اس کی وجہ سے ابلیس کو بڑی آسانیاں ہوگئی ہوں گی۔ اسلام کے نام پر زندقہ پھیلانا مرزائیوں کا شیوہ ہے۔ ہمارے حکمران ایک طرف تو یہ اعلان کرتے ہیں کہ جو ختم نبوت کو نہ مانے وہ مسلمان ہی نہیں ہے' اور دوسری طرف وہ اسلام میں تحریف کی قادیانی روش کی پیروی بھی کرتے ہیں۔ یہ دورنگی کیسی ہے؟ قادیانیوں نے اسلام میں جدیدیت کو متعارف کرنے کی کوشش کی' خاتم النبیین کے نئے معنی گھڑے' جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا' پورے دین کا حلیہ بگاڑنے کی ناپاک جسارت کی' لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ امت مسلمہ نے انہیں دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال باہر کیا۔ اب موجودہ حکمران بھی عملاً قادیانیوں کی پیروی کرتے ہوئے جدیدیت لانے کے خواہاں ہیں اور اسلام کو اس کی اصل شکل میں باقی رکھنے کے بجائے یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح اپنی خواہش نفس کو دین قرار دینے کے درپے ہیں۔ یہ روش آج تک جس نے بھی اختیار کی' خواہ وہ جلال الدین اکبر ہو یا کوئی اور' اللہ اور مسلمانوں نے اس کے پیش کردہ ''دین الٰہی'' کو کبھی قبول نہیں کیا' بلکہ ایسے لوگ اپنے دین سمیت گم کردہ راہ اور قصہ پارینہ بن گئے۔ موجودہ حکمران بھی اگر اپنے ایمان اور اقتدار کی سلامتی چاہتے ہیں' تو انہیں چاہئے کہ اللہ کے دین میں تحریفات اور مسلمانوں پر مظالم کا رویہ فی الفور ترک کردیں' امریکا اور یورپی ممالک کو خوش کرنے کے بجائے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاو خوشنودی کے طلب گار بنیں اور اسلام کو اس کی اصل تعلیمات کے ساتھ ملک میں نافذ کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمارے ہاں یہ روایت رہی ہے کہ کوئی حکمران تو محض حقوق اللہ نماز' روزہ پر زور دیتا ہے اور اسلام کی تنفیذ کے لئے ''آہستہ آہستہ'' کی پالیسی پر گامزن ہوتا ہے' اور دوسرا حکمران محض حقوق العباد پر زور دیتا ہے' اسلام کو جدیدیت کے سانچہ میں ڈھالنے کے لئے کوشاں دکھائی دیتا ہے' جہاد اصغر اور جہاد اکبر کی تفریق کرتے ہوئے یہ دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا کہ اسلام میں اس کا حقیقی مصداق کیا ہے؟ مذہب اور سیاست کو ایک دوسرے سے اس طرح جدا کرنا چاہتا ہے کہ گویا اسلام کو مملکت کے امور میں دخل اندازی کا سرے سے کوئی حق ہی نہیں اور اسلام کو انتہاپسندی اور مسلمانوں کو انتہاپسند باور کرانے سے ذرا نہیں ہچکچاتا۔

حالانکہ سیرت کانفرنس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلم حکمران چاروں خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ویقین کا اتباع اور امور خلافت کی انجام دہی میں ان چاروں خلفائے راشدین کے طرز خلافت کی پیروی کرے۔ حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ اسلام کی دعوت کو عام کرنے کی کوشش کریں' اس سلسلہ میں مبلغین اسلام کی سرپرستی کریں اور انہیں پوری دنیا میں بھیجیں تاکہ اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے آسکے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' تبلیغی جماعت اور اس طرز پر اسلام کے فروغ وسربلندی کے لئے کام کرنے والی دیگر جماعتوں کے کام کو اسلامی طرز حکومت کا ایک حصہ تصور کرے اور اس میں رخنہ اندازی سے گریز کرے۔

اسی طرح سیرت کانفرنس کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ حکمران سیرت نبویؐ کی خود بھی پیروی کریں اور ملک میں عوام الناس کو سیرت پر عمل کرنے کا پابند بنائیں۔ اگر وہ یہ تقاضا پورا کرتے ہیں تو فبہا' ورنہ سیرت کانفرنس میں دشمنان سیرت اور ان غیرمسلموں کو' جنہوں نے توہین آمیز خاکے شائع کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا' خوش کرنا سیرت کانفرنس کے انعقاد کے مقاصد سے انحراف ہے۔

مرسلہ: مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

اسباب مصائب اور ان کا علاج

مولانا مفتی محمد عاشق الٰہیؒ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور خدا نہ کرے کہ تم مبتلا ہو (تو پانچ چیزیں بطور نتیجہ) ظاہر ہوں گی پھر ان کی تفصیل بیان فرمائی کہ) جب کسی قوم میں کھلم کھلا بے حیائی کے کام ہونے لگیں تو ان میں ضرور طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل پڑیں گی جو ان کے باپ داداؤں میں کبھی نہیں ہوئیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو قحط اور سخت محنت اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے ان کی گرفت کی جائے گی اور جو لوگ اپنے مالوں میں زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی (حتیٰ کہ) اگر چوپائے (گائے، بیل، گدھا، گھوڑا وغیرہ) نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو اور جو قوم اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑے گی خدا ان پر غیروں میں سے دشمن مسلط فرمائے گا جو ان کی بعض مملوکہ چیزوں پر قبضہ کرلے گا اور جس قوم کے بااقتدار لوگ اللہ کی کتاب کے خلاف فیصلے دیں گے اور احکام خداوندی میں اپنا اختیار و انتخاب جاری کریں گے تو وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے۔ (ابن حبان)

اس حدیث پاک میں جن گناہوں اور مصیبتوں پر ان کے مخصوص نتائج کا تذکرہ فرمایا ہے اپنے نتائج کے ساتھ اس زمین پر بسنے والے انسانوں میں موجود ہیں۔ سب سے پہلی بات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی یہ ہے کہ: جس قوم میں کھلم کھلا بے حیائی کے کام ہونے لگیں گے ان میں ضرور طاعون پھیلے گا اور ایسی ایسی بیماریاں بکثرت ظاہر ہوں گی جو ان کے باپ داداؤں میں کبھی نہ ہوئی ہوں گی، آج بے حیائی کس قدر عام ہے اور سڑکوں، پارکوں، کلبوں اور نام نہاد قومی اور ثقافتی پروگراموں میں عرسوں اور میلوں میں ہوٹلوں اور دعوتی پارٹیوں میں جس قدر بے حیائی کے کام ہوتے ہیں، ان کے ظاہر کرنے اور بتانے کی چنداں ضرورت نہیں، اس لئے کہ جاننے والے اور اخبارات کا مطالعہ کرنے والے بخوبی واقف ہیں، پھر اس بے حیائی اور فحش کاری کے نتیجے میں وبائی امراض طاعون، ہیضہ، انفلوئنزا وغیرہ پھیلتے رہتے ہیں اور ایسے ایسے امراض سامنے آرہے ہیں جن کے طبعی اسباب اور معالجہ کے سمجھنے سے ڈاکٹر عاجز ہیں، جس قدر ڈاکٹر ترقی پذیر ہو رہے ہیں، اس قدر نئے امراض ظاہر ہوتے جاتے ہیں، ان امراض کے موجود ہونے کا جو سبب خالق عالم کے سچے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے یعنی بے حیائیوں کا پھیلنا جب تک وہ ختم نہ ہوگا نئے نئے امراض کا آنا بھی ختم نہیں ہوسکتا۔ بے حیائی کیونکر ختم ہوسکتی ہے جب کہ بے حیائی کے ٹریننگ اسکول سینما، تھیٹر اور بے پردگی کو زندگی کا اہم جزو بنالیا گیا ہے، رقص و سرود، عریانی اور فیشن آرٹ بن گئی ہے اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پہلے تو ان کاموں کو گناہ سمجھ کر کرتے تھے مگر اس دور کے مغربیت زدہ قلم کار اور فلم کار ناچ رنگ اور عریانی و بے حجابی کو اسلامی کام بتانے لگے ہیں اور اس سلسلے میں من گھڑت حدیثوں اور بے سند روایتوں اور حکایتوں کا سہارا لیتے ہیں یا پھر آیات و احادیث کا غلط ترجمہ کر کے امت کو بھٹکاتے ہیں۔ دوسری بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے گی قحط اور سخت محنت اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعہ ان کی گرفت کی جائے گی، ناپ تول میں کمی کرنا یعنی گاہک کو کم تول کر دینا یا ناپ کم کر دینا گناہ کبیرہ ہے، جو دنیا و آخرت کی نعمتوں سے محروم ہونے کا بڑا سبب ہے۔ قرآن شریف میں فرمایا:

> "خرابی ہے کم کرنے والوں کے لئے کہ جب ناپ تول کر لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور (جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں) کیا ان کو یہ گمان نہیں کہ ان کو ایک بڑے دن میں اٹھایا جائے گا جس روز کہ لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے۔" (سورۃ مطففین)

بارہا مختلف صوبوں اور علاقوں میں جو قحط نمودار ہوتا رہتا ہے، جس سے حکومتیں اور عوام پریشان رہتے ہیں، اس کی وجہ یہی ہے کہ ناپ تول میں کمی کرنا، جب

کھانے پینے کی چیزیں کم دستیاب ہوں تو رزق مہیا کرنے کے لئے سخت محنت بھی کرنی پڑتی ہے' جس کا حدیث شریف میں ذکر ہے دور حاضر کی حکومتیں غیر ملکوں سے گیہوں اور چاول حاصل کرکے یا بچوں کی پیدائش میں کمی کرنے کی تحریک چلاکر اور سائنس کے اصول پر کھیتی باڑی کو ترقی دے کر روزی کی کمی کو دور کرنا چاہتی ہیں' ذمہ داروں کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے غذا کی فراوانی ہوجائے گی' حالانکہ جب تک کاروبار اور معاملات میں ایمانداری اور امانتداری سے کام نہ لیا جائے گا' غذائی حالت نہیں سدھریں گے۔ جاہلیت کے زمانے میں عرب کے لوگ اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کردیتے تھے کہ بچے کہاں سے کھائیں گے؟ قرآن شریف میں ارشاد ہے:

''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے مارنہ ڈالو ان کو اور تم کو ہم رزق دیں گے بیشک ان کا قتل جرم عظیم ہے۔''

(بنی اسرائیل)

خداوند عالم فرماتے ہیں کہ تم کو اور تمہاری اولاد کو ہم رزق دیں گے اور خدا فراموش انسان اپنے آپ کو رزق کا ذمہ دار سمجھتے ہیں' عرب کے جاہل اولاد پیدا ہونے کے بعد رزق کھلانے کے ڈر سے قتل کردیتے تھے اور دور حاضر کے نام نہاد ترقی پسند مہذب لوگ رزق کھلانے کے خوف سے افزائش نسل ہی کے دشمن ہیں' طریقہ کار میں فرق ہے مگر نظریہ ایک ہی ہے۔ تمام تدبیروں سے زیادہ کارگر اور صحیح ترین تدبیر یہ ہے کہ عوام وخواص ایمانی اور روحانی تربیت حاصل کریں' اعمال صالحہ کو اختیار کریں' حق دبانے' پیسہ کمانے اور ناپ تول میں کمی کرنے سے باز آئیں ورنہ رزق کی کمی پے در پے قحط' سخت محنت اور حکومتوں کے جانی اور مالی مظالم کی چکی میں پستے رہیں گے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا: ''دو چیزیں تمہارے سپرد کی گئی ہیں (یعنی) ناپنا اور تولنا' ان دونوں کے بارے میں گزشتہ امتیں ہلاک ہوچکی ہیں۔'' (ترمذی عن ابن عباس)

تیسری بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ: ''جو لوگ زکوٰۃ روک لیں گے' ان سے بارش روک لیجائے گی' اگر چوپائے نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو'' معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنا بھی بارش کے رک جانے اور قحط پڑ جانے کا سبب ہے' مالداروں نے کس قدر زکوٰۃ روک رکھی ہیں اس کا اندازہ اپنے اپنے علاقے میں ہر ہوش مند لگا سکتا ہے؟ سزا کا حق تو یہ تھا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے جرم عظیم اور گناہ کبیرہ کی پاداش میں ذرا بھی بارش نہ ہو' لیکن اللہ پاک اپنی بے بس مخلوق یعنی جانوروں اور چوپائیوں کے لئے کچھ نہ کچھ بارش بھیج دیتے ہیں' جس کی وجہ سے انسانوں کو بھی تھوڑا بہت رزق مل جاتا ہے' کتنی شرم کی بات ہے کہ انسان خود اس لائق نہ رہے کہ باران رحمت کے مستحق ہوں' بلکہ جانوروں اور چوپایوں کے طفیل ان کو پانی نصیب ہو اور کاشت کرنے کا موقع ملے' پھر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بارش ہوجانے ہی سے پیداوار ہونا لازم نہیں ہے' بارش زیادہ ہوجانے سے بھی فصلیں تباہ ہوجاتی ہیں اور کبھی پیداوار زیادہ ہوجائے تو ساتھ ہی بے برکتی بھی آجاتی ہے' اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ٹھیک ہو اور حقوق وفرائض کی ادائیگی کا دھیان ہو تو بارش ہمیشہ باران رحمت بن کر آیا کرے اور اس کے ذریعہ جو پیداوار ہو اس میں برکت ہو۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا' اس بات سے بہتر ہے کہ اللہ کے شہر میں چالیس رات بارش ہو۔ (رواہ ابن ماجہ)

یعنی چالیس رات کی بارش میں وہ خوشحالی نہ ہوگی جو ایک حد کے قائم کرنے سے میسر آئے گی۔

نیز ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط یہ ہے کہ بارش پر بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگائے۔ (رواہ مسلم)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش آتی دیکھتے تو بارگاہ الٰہی میں یوں عرض کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہم کو نفع دینے والی بہت بارش عنایت فرما۔'' یعنی مطلق بارش کی دعا کے بجائے نفع دینے والی بارش کی دعا فرماتے تھے' کیونکہ بارش سے ضرر بھی پہنچ جاتا ہے' مثلاً سیلاب آجاتا ہے یا اور کوئی حادثہ ہوجاتا ہے' دور حاضر کے عقلاء پیداوار بڑھانے کی بہت تدبیریں سوچتے ہیں لیکن ساتھ ہی خدائے پاک کی نافرمانیوں کو دعوت بھی دیتے ہیں اور زکوٰۃ نکالنے والوں کو اور اس کی ترغیب دینے والوں کو دقیانوسی ملا کہہ کر زکوٰۃ کی اہمیت اور عظمت بھی گھٹاتے جاتے ہیں پھر بھلا روزی کی فراوانی کیونکر ہو اور باران رحمت کا نزول کیسے ہو؟

چوتھی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ جو قوم خدا اور اس کے رسولؐ کے عہد کو توڑ دے گی' خدا تعالیٰ ان پر غیروں میں سے دشمن مسلط فرمادے گا جو ان کی مملوکہ چیزوں پر قبضہ کرلے گا۔ اس پیشینگوئی کا مظاہرہ بھی نظروں کے سامنے ہے' اللہ اور اس کے رسولؐ سے ہم نے عہد کیا ہے کہ اس کو تو سب ہی جانتے ہیں یعنی یہ کہ ہم اللہ کو رب اور رزاق اور حاجت روا' دنیا وآخرت کا مالک اور اپنا معبود مانیں گے اور اس کے حبیب پاک فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلیں گے' اس قول وقرار کے تقاضے

پر ہم جب تک کار بند رہے عالم پر بھاری تھے' فتح ہمارے قدم چومتی تھی اور دشمن مغلوب تھے' جدھر کو نکل جاتے تھے بلند اور بالا ہو کر ہی رہتے تھے مگر جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑا تو مفتوحہ ممالک قبضہ سے نکلنے لگے اور ہم مغلوب ہوتے چلے گئے' دشمنوں کے محکوم بن گئے' جنہوں نے ہمارا قتل عام کیا' ہمارے اموال و املاک کو لوٹا اور وہ کچھ کیا جو تصور سے بھی باہر ہے۔

پانچویں بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ جو لوگ کتاب اللہ کے خلاف احکام جاری کریں گے وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے۔ اس ارشاد کا مصداق بھی آنکھوں کے سامنے ہے' آج کی دنیا میں غیر مسلم حکومتیں تو درکنار مسلمان حکمران و افسران اور عہدیداران ناحق احکام جاری کرتے ہیں اور اس کے قوانین پر عمل پیرا ہونے اور اسلام کے نظام عدل وانصاف پر چلنے کو فرسودہ خیالی اور دقیانوسیت سے تعبیر کرتے ہیں' اپنا دستور کتاب اللہ کے بنانے کے بجائے سیکولر اسٹیٹ (لامذہب ریاست) کا اعلان کرنے کو فخر سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم نے اللہ کی کتاب کو اپنے ملک کا دستور بنایا تو بین الاقوامی دنیا میں ناک کٹ جائے گی۔

آج مسلم ممالک کا حال نظروں کے سامنے ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں اور یورپ یا امریکا کے نظام جمہوریت کی مقررہ دفعات کے مطابق فیصلے کرتے ہیں' اس لئے لامحالہ آپس کی خانہ جنگی میں مبتلا ہیں۔ وزارتیں حزب مخالف کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ٹوٹتی رہتی ہیں اور مسلم سلاطین' وزراء کے قتل تک کی نوبت آجاتی ہے اور اس آپس کی خانہ جنگی کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ دو مسلم ملکوں میں بعض مرتبہ ایسی ان بن ہو جاتی ہے کہ غیر مسلم ممالک سے دوستی بڑھانے کو اپنے حریف مسلم ملک کے مقابلے میں ترجیح دی جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حدیث شریف میں دورِ حاضر کے ماڈرن مجتہدین کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جو کتاب اللہ کے خلاف فیصلے کریں گے اور احکامِ خداوندی میں اپنا اختیار چلائیں گے۔ آج کل کے مغربیت زدہ نیم عربی داں احکام قرآنیہ میں تحریف وتغیر کرنے کے پھیر میں پڑے ہوئے ہیں' کوئی قربانی کو اضاعت مال کہہ کر ختم کرنے کا مشورہ دے رہا ہے اور کوئی سود کے جواز پر رسالہ شائع کر رہا ہے' کسی کو یہ دھن ہے کہ تعدادِ ازدواج کے جواز کو منسوخ کرے' کوئی سفر میں نماز کی پابندی کو تنگی اور سختی کے فریم میں فٹ کر رہا ہے' یہ لوگ قوم کے لئے آفت ہیں۔ اسلام کو پنڈتوں اور پادریوں کا دین بنانا چاہتے ہیں کہ جیسے وہ لوگ اپنے مذاہب میں حذف واضافہ اور کتر بیونت کرتے رہتے ہیں' ایسے ہی ہم کو اختیار مل گیا' دنیا کی محبت دلوں کو کمزور کرتی ہے۔

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مصلح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ (کفر و باطل کی) جماعتیں آپس میں مل کر تم کو ختم کرنے کے لئے اس طرح جمع ہوں گی جس طرح کھانے والی جماعت پیالے کے آس پاس جمع ہو جاتی ہیں' (یہ سن کر) ایک صاحب نے عرض کیا: کہ کیا ہم اس روز کم ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس روز بہت ہوگے' لیکن اس گھاس کے تنکوں کی طرح ہوگے جس کو پانی بہا کر لے جاتا ہے' اس زمانے میں اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دیں گے' ایک صاحب نے عرض کیا: کمزوری (کا) کیا سبب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے محبت کرنے لگو گے اور موت سے گھبرانے لگو گے۔" (ابوداؤد)

برسوں سے یہ پیشینگوئی حرف بحرف صادق ہو رہی ہے اور مسلمان آج اپنی اس حالت زار کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کوئی قوم انہیں نہ عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہے نہ دنیا اپنے اوپر مسلمانوں کو حکمراں دیکھنا چاہتی تھیں' ایک دور یہ ہے کہ غیر مسلم اقوام مسلمانوں کو اپنی قلم رو میں رکھنا بھی پسند نہیں کرتیں' تمام دنیا کے مسلمان ایک ہی وقت میں ایک دم ختم ہو جائیں یہ تو کبھی ہرگز نہ ہوگا' جیسا کہ یہ پیشینگوئی بعض احادیث میں موجود ہے' البتہ ایسے واقعات گزر چکے ہیں کہ جہاں مسلمان خود حکمران تھے انقلاب کے بعد وہ وہاں سے جان بچا کر بھی نہ لے جاسکے' اسپین اس کی زندہ اور مشہور مثال ہے۔ مسلمانوں کو آج ذلت وخواری کا منہ دیکھنا کیوں پڑ رہا ہے؟ اور کروڑوں کی تعداد میں ہوتے ہوئے کیوں غیروں کی طرف تک رہے ہیں؟ اس کا جواب خود ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں موجود ہے کہ دنیا کی محبت اور موت کے خوف کے باعث یہ حال ہے۔

جب مسلمان دنیا کو محبوب نہ سمجھتے تھے اور جنت کے مقابلے میں (جو موت کے بغیر نہیں مل سکتی) دنیا کی زندگی ان نظروں میں کچھ حقیقت نہ رکھتی تھی گو تعداد میں کم تھے لیکن دوسری قوموں پر غالب تھے اور اللہ کی راہ میں جہاد کر کے غیروں کے دلوں تک پر حکومت کرتے تھے۔ اب جو ہمارا حال ہے ہم اسے خود بدل سکتے ہیں بشرطیکہ پچھلے مسلمانوں کی طرح دنیا کو ذلیل اور موت کو عزیز از جان سمجھنے لگیں' ورنہ ذلت اور بڑھتی ہی رہے گی۔

☆☆..................☆☆

مغرب کا دوہرا معیار

پرواز رحمانی

ڈنمارک، تین سال پہلے:

یہ اپریل ۲۰۰۳ء کی بات ہے، یعنی تقریباً تین سال پہلے کی۔ ڈنمارک کے آرٹسٹ (Christoffer Zieler) نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی شبیہ پر مبنی کارٹونوں کا ایک سلسلہ ڈنمارک کے اخبار (Jyllands Posten) کو برائے اشاعت بھیجا۔ اخبار کے ایڈیٹر (Jens Kaiser) نے یہ کہہ کر شائع کرنے سے انکار کر دیا کہ اس سے عیسائی فرقے کے جذبات مجروح ہوں گے اور اس پر بہت چیخ و پکار ہوگی، مسیحی دنیا احتجاج کرے گی۔ کارٹون ساز زیلر کا کہنا تھا کہ اس نے یہ کارٹون بہت سوچ سمجھ کر بنائے تھے اور اپنے عیسائی دادا کو دکھائے بھی تھے جو ان سے محظوظ ہوئے تھے، مگر ایڈیٹر کارٹون شائع نہ کرنے کے اپنے فیصلہ پر اڑا رہا اور اب یہ وہی اخبار (Jyllands Posten) ہے، جس نے اسلام کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ پر مبنی ایک نہیں بارہ کارٹون شائع کر ڈالے اور اس کا ایڈیٹر بھی وہی (Jens Kaiser) ہے، جو کارٹونوں کی اشاعت کا زبردست دفاع کر رہا ہے۔ تین سال پہلے انکار کا ریکارڈ لندن کے اخبار گارجین کی انٹرنیٹ سروس کے نامہ نگار (Gwladys Fouche) نے نکالا ہے (۶/ فروری) اور سوال اٹھایا ہے کہ کیا ڈنمارک کے اخبار کا یہ دوہرا معیار نہیں ہے؟ جینس کیسر نے اس کا جو جواب دیا ہے، وہ بھی بڑا مزیدار ہے:

"پیغمبر اسلام کے کارٹون ساز سے خود ہم نے فرمائش کی تھی کہ وہ یہ کارٹون بنائے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کارٹونوں کے لئے ایسی کوئی فرمائش نہیں کی گئی تھی، وہ آرٹسٹ نے اپنے طور پر بنا کر بھیجے تھے۔"

صحافت کا گھٹیا پن محدود نہیں:

بعض اوقات ہمیں ہندوستانی صحافت کے گھٹیا پن پر رونا آتا ہے، لیکن کم از کم خارجی امور میں مغربی صحافت اس سے بھی زیادہ گھٹیا ہے، ڈنمارک کے ایڈیٹر کا طرز عمل کیا کھلی دھاندلی پر مبنی نہیں؟ کیا گارجین کے نامہ نگار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس نے ذرا بھی سوچا کہ یہ جواب کتنا مضحکہ خیز ہے؟ لوگ کتنا مذاق اڑائیں گے؟ اور پوچھیں گے کہ آخر اس نے پیغمبر اسلام ہی کے کارٹونوں کی فرمائش کیوں کی؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کارٹونوں کی فرمائش کیوں نہیں کی؟ ویسے ایک پہلو سے ایڈیٹر کا جواب قابل فہم ہے، اسے یہی نامعقول جواب دینا چاہیے تھا، کیونکہ معقول جواب اس کے پاس ہو بھی نہیں سکتا۔

دراصل ڈنمارک کے کارٹون جیسے واقعات اظہار رائے کی آزادی کے مغربی چیمپئنوں کو بے نقاب کر دیتے ہیں، یہ بات اخباروں اور ان کے ایڈیٹروں تک محدود نہیں ہے، سیاست دانوں کا حال بھی یہی ہے، حتیٰ کہ حکمرانوں کی کم ظرفی کا عالم بھی یہی ہے۔ اٹلی کا وزیر کالڈرولی آخری حکمران ہی تو ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹونوں کے ٹی شرٹ تقسیم کرنے کا منصوبہ رکھتا تھا، پھر بعض مغربی ملکوں کے حکمراں اور سیاست دانوں نے جو طرز عمل اس تنازعہ پر اختیار کیا ہوا ہے، اس سے بھی ان کی گھٹیا سوچ کے سوا کسی چیز کا پتا نہیں چلتا۔

ویسے اس پورے تنازعہ کا ایک اور پہلو بھی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے، اور وہ پہلو اہل اسلام کے لئے اطمینان کا باعث ہے، وہ یہ کہ عقیدہ اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے اہل مغرب کے پاس کچھ نہیں ہے، اسی لئے وہ ان گھٹیا حرکتوں پر اتر آئے ہیں، اگر وہ اسلام کے اخلاقی قوت سے خوفزدہ ہیں تو انہیں اس کا مقابلہ علمی سطح سے شرافت کے ساتھ کرنا چاہیے، لیکن اگر وہ عقیدہ اسلام کی اخلاقی قوت کے قائل نہیں ہیں تو پھر انہیں ان ہتھکنڈوں کے استعمال کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا موجودہ طرز عمل صاف بتاتا ہے کہ اسلام اور امت اسلام کے حوالے سے کوئی چیز ہے جس سے وہ خائف اور لرزاں ہیں، لیکن معقولیت سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہاں مسلمانوں کو یہ حقیقت بھی سامنے رکھنی چاہیے کہ تمام مغربی عوام اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف نہیں ہیں۔ بحیثیت مجموعی وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کا احترام کرتے ہیں، یہ صرف سیاست داں، بعض حکمراں اور میڈیا کے بعض لوگ ہیں جو شرانگیزی کر رہے ہیں، سب ایسے نہیں ہیں، اس کا نقد ثبوت یہ ہے کہ ڈنمارک کے ایڈیٹر کے تین سال پہلے کے طرز عمل کا ریکارڈ ایک مغربی صحافی ہی نے دریافت کیا ہے اور اسی نے اس دوہرے معیار کا سوال اٹھایا ہے۔ ☆☆

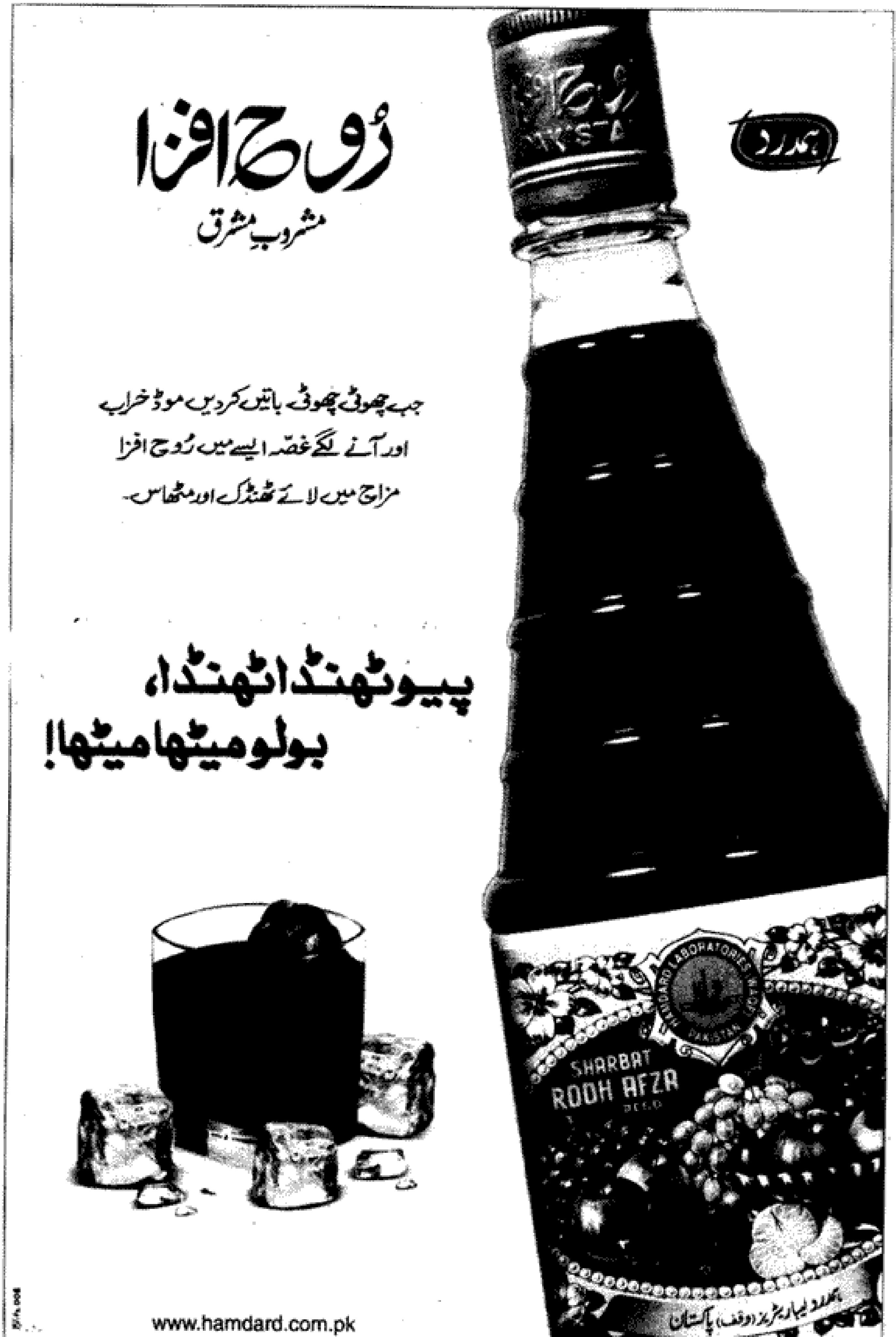
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
ہمدرد
جب چھوٹی چھوٹی باتیں کر دیں موڈ خراب
اور آنے لگے غصہ ایسے میں رُوح افزا
مزاج میں لائے ٹھنڈک اور مٹھاس۔
پیو ٹھنڈا ٹھنڈا،
بولو میٹھا میٹھا!
SHARBAT
ROOH AFZA
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
www.hamdard.com.pk

اظہار رائے کی یکطرفہ آزادی

مولانا نذر حفیظ ندوی

گزشتہ سال ۳۰/ستمبر کو ڈنمارک کے ایک روزنامہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بارہ ایسے کارٹون شائع کئے' جن کے ذریعہ اسلامی قدروں کو طنز وتعریض کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ ایڈیٹر نے ان کارٹونوں پر اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا تھا کہ مسلمان کیسے اس طرح کے مذہب اور اس کے پیغمبر کو تقدس کو درجہ دیتے ہیں؟ اس نے یہ بھی لکھا کہ اس وقت پوری دنیا میں یہی مذہب ہے جو تشدد اور دہشت گردی کو ہوا دے رہا ہے' دنیا کے مہذب لوگوں کو چاہئے کہ وہ اسلام کے اس تقدس سے پردہ اٹھائیں اور اسلام کی تاریک اور بھیانک تاریخی حقیقت لوگوں کے سامنے واضح کردیں۔

ان کارٹونوں کی اشاعت سے ڈنمارک میں مقیم ایک لاکھ اسی ہزار مسلمانوں پر بجلی سی گرگئی' چنانچہ ڈنمارک میں متعین مسلم ممالک کے گیارہ سفراء نے باہمی مشورے سے طے کیا کہ اخبار سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اس حرکت پر معذرت کرے اور معافی مانگے' لیکن اخبار کے ایڈیٹر نے معذرت کرنے سے انکار کردیا' پھران سفراء نے ڈنمارک کے وزیراعظم سے ملاقات کی درخواست پیش کی' لیکن اس نے ملاقات کی درخواست مسترد کردی' ڈنمارک کے وزیراعظم کے دفتر نے یہ بھی بتایا کہ اس کا تعلق آزادی رائے سے ہے' حکومت اس معاملہ میں مداخلت نہیں کرتی' اگر مسلمان چاہیں تو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے ہیں۔

ڈنمارک میں متعین مصر کی خاتون سفیر اس معاملہ میں پیش پیش تھیں' انہوں نے ہی اس صورت حال کی اطلاع اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر احسان اوغلو کو دی' چنانچہ گزشتہ دسمبر میں مکہ مکرمہ میں جو کانفرنس ہوئی' اس میں اس معاملہ پر غور کرکے یہ قرارداد پاس کی گئی کہ مقدس مذہبی شخصیات کے خلاف تحقیر آمیز رویہ سے قوموں کے درمیان نفرت وکراہیت پیدا ہوتی ہے' آزادی رائے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ادیان و مذاہب اور ان کی شخصیات کو طنز وتعریض کا نشانہ بنایا جائے۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے ڈنمارک کے وزیراعظم کو بھی اس سلسلہ میں خط لکھ کر صورت حال کی طرف متوجہ کیا اور یورپی سلامتی کونسل کو بھی اس صورت حال کی اطلاع دی' لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات! کہ ہم آزادیٔ صحافت کے قائل ہیں' تین ماہ تک یورپی کونسل نے جب کوئی جواب نہیں دیا تو ڈنمارک میں ان سفراء نے جو عرب ملکوں میں سفارت کا کام کرچکے تھے' ان ۲۲ سابق سفراء نے ڈنمارک حکومت کی پالیسی پر سخت تنقید کی' اس کے بعد ڈنمارک کی اکیس مسلم تنظیموں کے نمائندوں نے مصر کا دورہ کرکے شیخ الازہر اور عرب لیگ کے جنرل سیکریٹری سے ملاقات کی' وزرائے خارجہ نے اس موقع پر ایک مشترکہ بیان میں حکومت ڈنمارک کی پالیسی پر شدید تنقید کی' بالآخر تنظیم اسلامی کانفرنس کے جنرل سیکریٹری نے عرب حکومتوں کے مشورے سے اعلان کردیا کہ ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے گا' خلیجی ممالک کے تعاون سے جو نمائش کوپن ہیگن میں لگنے والی تھی' وہ ملتوی کردی گئی' تمام خلیجی ملکوں نے سفارتی سطح پر اس کی اطلاع ڈنمارک کو دے دی' اسی کے ساتھ سعودی عرب میں ایک کارخانہ ڈنمارک کے تعاون سے قائم ہو رہا تھا' اس کو منسوخ کردیا گیا' نیز عرب ممالک کو آنے والی ان تمام مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا گیا۔

چنانچہ اس اعلان کے دوسرے ہی دن ڈنمارک سے آنے والی تمام مصنوعات' بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں پر چھوڑ دی گئیں' جن دکانوں میں مصنوعات کا اسٹاک تھا' انہیں دکان کے باہر پھینک دیا گیا۔ ریاض' جدہ' قاہرہ' دبئی اور دمشق سے اطلاعات ملیں کہ کوئی شخص مفت میں بھی ڈنمارک کی پنیر اور مکھن کو لینے کے لئے تیار نہیں تھا' چنانچہ پہلے ہی دن ڈنمارک کو دس کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا۔

یہ صورت حال دیکھ کر ڈنمارک کے وزیراعظم کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے دبے لہجے میں معذرت کی۔

اس بیان کے بعد سرکاری حلقوں نے عرب اخبارات میں پورے ایک صفحہ کا معذرت نامہ شائع کرادیا' اور یہ اطمینان کرلیا کہ اتنی معذرت کے بعد ہماری مصنوعات کا بائیکاٹ ختم ہوجائے گا۔

لیکن یہ بائیکاٹ بدستور باقی ہے اور ڈنمارک سے آگے بڑھ کر پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے سخت احتجاجی مظاہرے کئے جارہے ہیں۔

یورپی یونین میں شامل مغربی ملکوں نے بجائے معذرت کے اس موقع پر ڈنمارک کا ساتھ دیا اور وہاں کے اخبارات و رسائل اور ویب سائٹ' کارٹون شائع کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کررہے ہیں تاکہ مسلمانوں کے زخموں پر اور بھی نمک پاشی کی جائے۔

سپر پاور امریکا کے متکبرین نے تو اور بھی آگے بڑھ کر مسلمانوں کے جذبات پر تنقید کرڈالی اور انہیں ہوش سے کام لینے کی تلقین فرمادی' حالانکہ خود ریاست ہائے متحدہ امریکا کے سپریم کورٹ نے ہمیشہ اپنے فیصلوں میں اس بات پر زور دیا ہے کہ کسی بھی ملک کے قانون اور دستور نے کسی کو یہ اجازت نہیں دی ہے کہ وہ کسی فرد کو گالی دے یا اس کے ساتھ حقارت و نفرت کا معاملہ کرے چہ جائیکہ اس کا تعلق ادیان و مذاہب اور ان کی مقتدر اور محترم ہستیوں سے ہو۔

اس بائیکاٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈنمارک کی سب سے بڑی کمپنی ارلا فوڈز نے اعلان کیا کہ اس بائیکاٹ کی وجہ سے قطر' سعودی عرب اور کویت میں کمپنی کو روزانہ اٹھارہ لاکھ ڈالر کا نقصان ہورہا ہے' کمپنی نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اس کا کاروبار پانچ سو ملین ڈالر تھا' اس میں ساٹھ فیصدی سعودی عرب جاتا تھا' ریاض میں ڈنمارک اور سعودی عرب کے مشترکہ تعاون سے ایک کارخانہ قائم ہونے والا تھا' یہ منصوبہ بھی اب ٹھپ ہوگیا ہے۔

کویت کی مشہور تنظیم جمعیۃ الاصلاح الاجتماعی نے اپنے ایک بیان میں ڈنمارک کی پالیسی پر شدید تنقید کی اور تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ڈنمارک ہی نہیں بلکہ تمام یورپی ممالک کی مصنوعات کا مقاطعہ کریں' جمعیۃ الاصلاح نے حکومت کویت کے اس اقدام کو سراہا کہ اس نے کویت میں متعین ڈنمارک کے سفیر کو بلا کر اس واقعہ پر احتجاج کیا۔

سعودی عرب نے ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلالیا' دوسری طرف لیبیا میں زبردست احتجاج ہوا تو ڈنمارک نے اپنا سفیر واپس بلالیا۔

کردستان کے مسلمانوں کی تمام تنظیموں اور جماعتوں نے ڈنمارک پر شدید تنقید کی اور مسلم حلقوں پر زور دیا کہ اپنے سفراء کو وہاں سے واپس بلالیں اور اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

دوسری طرف اس معاملہ میں برطانوی اخبارات میں اس موضوع پر کثرت سے لکھا جارہا ہے' مشہور دانشور اور ممتاز صحافی رابرٹ فسک نے روزنامہ ''انڈی پنڈنٹ'' میں ڈنمارک کی پالیسی پر شدید تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جو لوگ تہذیبوں کے تصادم کی بات کرتے ہیں' وہ بچکانہ ذہنیت رکھتے ہیں' صحافی لکھتا ہے کہ مسلمان سنگین حالات کے باوجود اپنے مذہب پر قائم ہیں اور وہ اسی فضا اور ماحول میں زندگی گزارتے ہیں' وہ اپنے نبی کے خلاف ایک لفظ بھی سننے کے لئے تیار نہیں ہیں' صحافی لکھتا ہے کہ جرمنی اور فرانس میں یہ قانون موجود ہے کہ کوئی شخص یہودیوں کا مذاق نہیں اڑاسکتا اور اگر برطانیہ اور امریکا میں کوئی شخص کسی یہودی عالم کا کارٹون شائع کرے گا تو فوراً اس پر سامی دشمن ہونے کا الزام لگ جائے گا اور اس کو کہیں پناہ نہیں ملے گی' ایسے وقت میں جب کہ مصر و فلسطین میں اسلام پسند عناصر اپنا وجود ثابت کررہے ہیں' یہ مناسب نہیں کہ ہم کسی طرح بھی اسلام کے خلاف فضا گرم کریں' آخر میں یہ صحافی لکھتا ہے کہ مغربی میڈیا نے بن لادن کی جو تصویر پیش کی ہے' وہی تصویر کارٹون بنانے والے نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فٹ کردی' جو سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔

دوسری طرف یورپ اور امریکا میں مقیم مسلمانوں اور ان کی تنظیموں نے ڈنمارک کے خلاف احتجاج اور تنقیدی بیانات کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ میکسیکو کے مسلمانوں کی تنظیم نے ڈنمارک کے اخبار کو احتجاجی خط لکھا ہے' اور یہ سوال کیا ہے کہ آپ بتاسکتے ہیں کس مسلمان نے ایٹم بم کس ملک پر پھینکا ہے؟ ہیروشیما اور ناگاساکی کو کس مذہب والوں نے تاراج کیا؟ ویتنام کو کس نے تباہ و برباد کیا؟ کس کی پالیسی کی بدولت عراق میں دو لاکھ بچے دوا نہ ملنے کی وجہ سے مرگئے؟

عرب ممالک کی سرکاری و نیم سرکاری تنظیموں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسا قانون بنائے جس میں کسی بھی دین و مذہب اور اس کی مقدس شخصیات کے ساتھ تحقیر و اہانت آمیز

رویہ ممنوع اور قابل جرم ہو۔

الجزائر' تیونس' مراکش اور یورپ میں قائم اسلامی مراکز اور شخصیات نے ڈنمارک کے واقعہ کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے اور بیانات دیئے۔

عرب ممالک میں سعودی عرب میں اخبارات اور مساجد کے ائمہ نے ڈنمارک کی پالیسی اور رویہ پر شدید تنقید کی۔ حرمین شریفین کے ائمہ نے بڑی موثر تقریریں کیں اور عوام سے مطالبہ کیا کہ یورپی ممالک کی مصنوعات کا مقاطعہ کیا جائے۔

پاکستان' افغانستان' ایران' ملائیشیا' انڈونیشیا' برونائی' تھائی لینڈ' فلپائن دوسری طرف نائیجیریا' اسپین اور ترکی میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ تہران میں ڈنمارک کے سفارت خانے پر حملہ ہوا' اس کا پرچم نذر آتش کیا گیا۔

فلسطین میں بھی ڈنمارک کا پرچم نذر آتش کیا گیا۔ تیونس' مراکش اور الجزائر میں ڈنمارک نے اپنا سفارت خانہ احتجاج کے دن بند رکھا۔ اردن میں ڈنمارک' اسرائیل اور ناروے کا پرچم جلایا گیا اور حکومت اردن سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ڈنمارک کے ساتھ تجارتی معاہدے منسوخ کردے۔ عراق میں بھی جنگ کے باوجود ڈنمارک کے خلاف مظاہرے ہوئے۔

پوری دنیا میں بڑے پیمانے پر جو مظاہرے مسلسل ہو رہے ہیں' اس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ڈنمارک کے وزیر اعظم نے مذاہب کے درمیان ڈائیلاگ اور افہام وتفہیم پر زور دیا اور مسلمانوں سے درخواست کی کہ وہ جذبات سے کام نہ لیں' انہوں نے عالم اسلام میں مسلسل مظاہروں پر کافی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس بات کی فکر ہے' افغانستان اور عراق میں ہماری فوجوں کو مزید خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا' دوسری طرف یورپی یونین میں شامل انیس ملکوں نے مسلم ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ ان کے سفارتخانوں کی حفاظت کا اہتمام کریں۔

آسٹریا نے جو ان دنوں یورپی یونین کا صدر ہے' شدید تنقیدی انداز اختیار کرتے ہوئے مسلم ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یورپی شہریوں کی جان ومال کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

دوسری طرف اکثر یورپی دانشوروں نے اس واقعہ کا تحلیل وتجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس صورت حال کی وجہ سے تمام دنیا کے مسلمانوں کا تاثر یہ ہے کہ مغربی ممالک ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں' اس صورت حال سے بعض تنظیموں نے سیاسی فائدہ اٹھالیا ہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ نے کہا کہ جس بڑے پیمانے پر مظاہرے ہو رہے ہیں' ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی اچھی طرح پلاننگ کی گئی ہے۔

سعودی اخبارات نے یورپ کے ردعمل کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا کہ: ''مغربی میڈیا کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ان کے یہاں آزادیٔ رائے ہے اور ان کی صحافت کلی طور پر آزاد ہے۔'' روزنامہ عکاظ نے لکھا ہے کہ: ''مغربی میڈیا ہی نہیں' وہاں کے دانشور اور سیاست داں سب کا معیار دوہرا بلکہ دوغلے پن کا ہے۔''

اخبار نے لکھا ہے کہ جس کارٹونسٹ نے بھی کسی یہودی یا عیسائی کا مذاق اڑانے کی کوشش کی' اس پر جرمانہ لگایا گیا اور اس کو اخبار سے بھی نکالا گیا' آسٹریا' سوئٹزرلینڈ' جرمنی' فرانس اور برطانیہ میں ایسے کتنے ہی واقعات پیش آچکے ہیں۔

سعودی روزنامہ لکھتا ہے کہ ایک بار آسٹریا کے کارٹونسٹ نے ملکہ الزبتھ' جاک شیراک' اور بش کا کارٹون بنایا تھا' آسٹریا کی حکومت نے اس کارٹون پر تینوں حکومتوں سے معذرت طلب کی' سوئٹزرلینڈ کی ایک کمپنی نے اپنی مصنوعات پر یہودی شعار کے بجائے صلیب بنادی تو اس پر ستر ہزار یورو کا جرمانہ لگایا گیا۔

اخبار لکھتا ہے کہ بیلجیئم' سوئٹزرلینڈ' نیوزی لینڈ' جرمنی' فرانس اور آسٹریا میں قوانین بنے ہوئے ہیں کہ کوئی شخص کسی مذہب کا مذاق نہیں اڑا سکتا' یہ قابل مواخذہ جرم ہے۔

ڈنمارک کے واقعہ کے سلسلہ میں سب سے افسوسناک رویہ مصر کا رہا' ڈنمارک میں مقیم مصری خاتون سفیر نے سب سے پہلے ان کارٹونوں پر احتجاج کیا' انہوں نے ہی ڈنمارک میں مقیم عرب سفراء کی میٹنگ بلائی' اس جرم میں مصری وزارت خارجہ نے اس خاتون سفیر کو وہاں سے ایک افریقی ملک بھیج دیا۔

اسی زمانہ میں قاہرہ میں ڈنمارک کی رقاصائیں اسی روز قاہرہ کے اوپیرا ہاؤس میں ڈنمارک کے ڈانس کا مظاہرہ کررہی تھیں۔

دوسری طرف شیخ الازہر کا ارشاد تھا کہ ڈنمارک کے کارٹونسٹ نے جو کارٹون بنایا ہے' وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہے' جو اس دنیا میں نہیں ہیں' وہ اپنی مدافعت بھی نہیں کرسکتے۔ شیخ الازہر کے اس افسوسناک بیان پر مصر کے مفتی اور دوسرے علماء کرام نے شدید تنقید کی اور اس کو افسوسناک قرار دیا۔

☆☆..........☆☆

توہین آمیز خاکے

عمل اور ردِ عمل کا جائزہ......حکمت عملی اور لائحہ عمل

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور اس کے مضمرات:

مسلمانوں کے بارے میں یورپ کا موجودہ رویہ دو بنیادوں پر قائم ہے' ایک تو یہ کہ اسلام ایک انتہا پسند مذہب ہے' جو دنیا میں غیر مسلموں کے حق اقتدار کو تسلیم نہیں کرتا اور انہیں ذمی یا دوسرے درجہ کے شہری کے طور پر جینے کا حق دیتا ہے اور جو اس پر آمادہ نہ ہوں' اسے مٹانے کا حکم دیتا ہے' اس مقدمہ کی دوسری بنیاد یہ ہے کہ چونکہ مسلمان انتہا پسند ہیں' اس لئے ان کا وجود نہ صرف مغربی تہذیب بلکہ جو بھی ان کے خیمہ سے باہر ہو' ان کے لئے خطرہ ہے۔

ان بے بنیاد دعوؤں کی دلیل فراہم کرنے کے لئے وہ مختلف اوقات میں مختلف شگوفے چھوڑتا رہتا ہے' کبھی القاعدہ کے نام سے اور کبھی نیوکلیائی ہتھیار اور دہشت گردی کے نام سے' توہین آمیز خاکوں کی اشاعت میں اگر یہ بھی محرک ہو تو کوئی بعید نہیں' اس مقصد میں اس کو کچھ کامیابی بھی ملی ہے' چنانچہ:

۱:......یورپی یونین اور عالم اسلام کے درمیان کشیدگی پیدا ہوئی ہے جو کہ امریکا کے مفاد میں ہے۔

۲:......تہذیبوں کے درمیان تصادم کے امکانات بڑھے ہیں۔

۳:......مظاہروں کی بڑے پیمانے پر تشہیر کی گئی اور مغربی ملکوں کے عوام کو ایک مرتبہ پھر یہ باور کرا دیا کہ مسلمان تو ہوتے ہی دہشت گرد ہیں۔

۴:......مسلمان ملکوں میں مایوسی و بددلی پیدا کی گئی اور بہت سے اسلامی ملکوں کی حکومتوں اور ان کے عوام کے درمیان اعتماد کے بحران کو مزید سنگین بنا دیا۔

۵:......یورپ اور امریکا میں رہائش پذیر مسلمانوں کے ممکنہ طور پر ہونے والے احتجاجی اقدامات کا بہانہ بنا کر ان کے خلاف کارروائی کے امکانات کو بڑھا دیا گیا۔

یورپ کا زوال قریب آچکا ہے:

مسلمانوں کے خلاف سازش کو پختہ کرنے کے لئے یورپ نے جس شخصیت کی شان میں گستاخی کی

سلمان نسیم ندوی

ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے' اس واقعہ کا یہ پہلو بتلاتا ہے کہ یورپ کا زوال اب بہت قریب آچکا ہے' اس لئے کہ اللہ کا قانون ہے کہ جب نبی کی تضحیک کی جاتی ہے تو ایک مدت تک تو انہیں مہلت ملتی ہے پھر اس قوم کی بساط لپیٹ دی جاتی ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول'' میں لکھتے ہیں:

''اگر کوئی شخص نبی پر لعن طعن یا سب و شتم کرے اور لوگ اس پر حد قائم کرنے پر قادر نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ خود اس شخص سے اپنے رسول کا انتقام لیتا ہے' اس کے دین کو غالب کرتا اور دروغ گوکی دروغ گوئی کو آشکار کر دیتا ہے' تاریخ میں اس کی مثال بھی ملتی ہے' ثقہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد جس میں اہل خرد بھی ہیں اور تجربہ کار بھی' نے شام کے ساحلی علاقوں کے قلعوں اور شہروں کے محاصرہ کے تجربات اور عینی واقعات میں ہم کو سنایا کہ:

''ہم قلعوں اور شہروں کا محاصرہ مہینوں بلکہ اس سے زیادہ مدت تک جاری رہتے' قلعوں کا فتح ہونا ناممکن لگتا اور تقریباً ہم مایوس ہی ہو جاتے تھے کہ قلعہ اور شہر والے اچانک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم شروع کر دیتے اور ان کی عزت کے درپے ہو جاتے' پھر قلعہ جلد ہی ایک' دو دن میں فتح ہو جاتا۔'' بعض لوگوں نے یہاں تک کہا کہ: جب وہ سب و شتم کا سلسلہ شروع کرتے تو ہمیں غصہ ضرور آتا اور دل کڑھتا تھا' لیکن ہم اس کو جلدی فتح حاصل ہونے کی علامت سمجھتے تھے۔''

(ص:۱۷۷)

آج بھی ہم اس واقعہ کو یورپ اور یورپین تہذیب کے زوال کی علامت اور پیش خیمہ سمجھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ یورپ کی تمام سازشیں تار عنکبوت ثابت ہوں گی اور وہ جلد ہی اپنے انجام کو پہنچے گا' انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسلمان اتنے چراغ پا کیوں ہیں؟

توہین آمیز خاکوں کے سلسلہ میں بہت سے مثبت ردعمل اور بیانات سامنے آئے ہیں‘ ان میں آسٹریا کے صدر‘ بل کلنٹن‘ پاکستان میں متعین جرمن سفیر‘ دولت مشترکہ کے سیکریٹری جنرل اور ناروے کے کرسچن ایڈ کے مذمتی بیانات شامل ہیں‘ دوسری طرف مسلمانوں کے احتجاج پر یورپین ممالک کے رہنماؤں کے منفی اور جارحانہ بیانات بھی آئے ہیں‘ جن کا لب لباب یہ تھا کہ ایک فرد واحد کے مسئلہ کو لے کر مسلمان اتنے چراغ پا کیوں ہیں؟ ان کو عقل و ہوش سے کام لینا چاہئے۔

انسانی تاریخ‘ ادیان‘ تحریکات‘ نظریات و فلسفے کی تاریخ کا جائزہ لیجئے‘ عالمی شخصیات اور مذہبی رہنماؤں کی تاریخ پڑھ ڈالئے‘ لیکن یہ بات پورے یقین اور دعوے کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ جو تعلق مسلمانوں کو اپنے نبی سے ہر زمانہ میں اور ہر طبقہ میں رہا ہے‘ اس کا عشر عشیر بھی کہیں ملنا مشکل ہے‘ حکومت کے ایوانوں‘ زندگی کی شاہراہوں‘ ملی اور سیاسی مسائل سے لے کر عائلی اور خانگی اصول و ضوابط سب کو چھوڑیئے کہ یہ مسائل کسی کی رہنمائی کے کسی نہ کسی درجہ میں محتاج ہیں‘ لیکن کیا آپ نے دیکھا کہ کسی نظریہ‘ فلسفہ یا شخصیت کا پیرو جب سونے کے لئے بستر پر جاتا ہو تو وہ یہ سوچتا ہو کہ اس کو کس کروٹ لیٹنا چاہئے؟ اس کا چہرہ کس رخ پر ہو؟ اس کا ہاتھ کہاں ہو؟ اس موقع پر ہمارے رہنما کی کیا تعلیم ہے؟ اور کن ذکر و اذکار کی تلقین ہے؟ یہ مسلمان ہی ہے جو سو کر اٹھتا ہے تو اپنے نبی کی تعلیم کی تلاش کرتا ہے‘ فطری تقاضوں کی تکمیل کے وقت بھی جب بڑے بڑے زاہد و مرتاض بھی انسانیت اور حیوانیت کے مابین خط فاصل پر ڈگمگانے لگتا ہے‘ مسلمان اپنے نبی کی تعلیم کو یاد کرتا ہے اور بہیمیت و ملکوتیت کے درمیان اعتدال و توازن کو برقرار رکھتا ہے‘ جس قوم کو اپنے نبی سے اس درجہ کا تعلق ہو کہ راستہ میں نبی ایک جگہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں‘ ایک عرصہ کے بعد اس قوم کا ایک فرد وہاں سے گزرتا ہے تو اسی جگہ اسی ہیئت سے بیٹھتا ہے‘ پوچھے جانے پر وہ بتاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ ایک مرتبہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھے تھے‘ میں نے اسی کی اقتدا کی ہے‘ کیا اس کے بعد بھی یہ سوال رہ جاتا ہے کہ مسلمان اپنے نبی سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں؟ یا ان کی شان میں گستاخی پر چراغ پا کیوں ہوتے ہیں؟

ایک کوزہ پشت سے سوال کیا گیا کہ تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ اس کا جواب تھا کہ: پوری دنیا میری طرح ہی کوزہ پشت ہوجائے‘ دراصل ان سوالات کے پیچھے اسی کوزہ پشت اور کبڑے کی ذہنیت کام کررہی ہے کہ جس طرح پوری دنیا آج دین و مذہب تو بڑی بات ہے‘ اخلاق و اقدار کے عالمی مسلمہ اصول کی دھجیاں بکھیر کر حیوانیت کی طرف دوڑتی چلی جارہی ہے‘ اس طرح وہ چاہتی ہے کہ مسلمان بھی ہمارے شانہ بشانہ چلیں‘ یہ دین و مذہب کی بات کیوں کرتے ہیں؟ جس طرح ہم کوزہ پشت کی ذہنیت پر افسوس کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتے‘ اسی طرح دنیا کی اس ذہنیت پر حسرت بھی ہے اور رحم بھی آتا ہے۔

لمحہ فکریہ:

مسلمانوں نے ڈنمارک کی مصنوعات کا کامیاب بائیکاٹ کیا‘ جس سے یورپین تجارت کو زبردست خسارہ ہوا‘ لیکن ڈنمارک کے سفیر نے اس بائیکاٹ کا مذاق اڑاتے ہوئے جو تبصرہ کیا وہ عالم اسلام کے لئے توہین آمیز بھی ہے اور اس میں دعوتِ فکر و عمل بھی۔ ڈنمارک کے سفیر کا تبصرہ تھا: ”مسلمانوں میں ...... اہلیت نہیں ہے تو وہ بائیکاٹ کرکے کھائیں گے کیا؟ اور کیسے؟“

یہ جملہ جہاں مغربی تہذیب اور مغربی ذہن و فکر کی فرعونیت کا غماز ہے‘ وہیں اقتصادی‘ سیاسی‘ تجارتی میدان میں مسلمانوں کی بے بضاعتی اور یورپین غلامی کی دلیل ہے‘ یہاں پر عالم اسلام کے تجارتی و معاشی صورت حال کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

”دنیا کی مجموعی آبادی میں اسلامی ملکوں کا حصہ ۲۲ فیصد‘ مجموعی رقبے میں ۲۴ فیصد اور تیل و گیس کی پیداوار میں ۷۰ فیصد ہونے کے باوجود دنیا کی مجموعی جی ڈی پی میں ان کا حصہ تقریباً ۵ فیصد اور مجموعی تجارت میں حصہ تقریباً ۷/۵ فیصد ہے‘ مسلمان ملکوں کی آپس میں تجارت کا حصہ صرف تقریباً ۱۳ فیصد ہے‘ جب کہ ۸۷ فیصد تجارت وغیرہ غیر ملکوں کے ساتھ کرتے ہیں‘ جس میں یورپی یونین کے ساتھ تجارت کا حصہ تقریباً ۶۰ فیصد ہے‘ گزشتہ مالی سال میں پاکستان کی بیرونی تجارت کا حجم ۳۵ ارب ڈالر تھا‘ جس میں یورپین یونین کے ساتھ ۲/۷ ارب ڈالر کی تجارت کا حجم بھی شامل ہے (۱/۴ ارب ڈالر کی برآمدات اور ۱/۳ ارب ڈالر کی درآمدات) پاکستان کی بیرونی تجارت کا تقریباً ۲۱ فیصد یورپی یونین کے ساتھ ہے۔ یورپی ممالک میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ۵۰ لاکھ ہے‘ گزشتہ تین برسوں میں امریکا سے ۸/۳ ارب ڈالر اور برطانیہ سے ۱/۰ ارب ڈالر کی ترسیلات

پاکستان آئیں۔ امریکا میں تقریباً دس لاکھ پاکستانی رہائش پذیر ہیں جن کی مجموعی آمدنی کا تخمینہ تقریباً ۸ ارب ڈالر سالانہ بچاتے ہیں مسلمانوں کے مغربی ممالک کے بینکوں وغیرہ میں تقریباً ۱۱۰۰ ارب ڈالر کی رقوم جمع ہیں جبکہ مسلمان ممالک نے عالمی مالیاتی اداروں سمیت مختلف ملکوں سے صرف تقریباً ۱۸۵۰ ارب ڈالر کے قرضے لئے ہوئے ہیں گویا...... مسلمانوں کی جمع شدہ رقوم کا ایک حصہ بطور قرض دے کر یا عالمی مالیاتی اداروں سے دلوا کر مغربی استعماری طاقتیں خصوصاً امریکا مسلمان ملکوں سے اپنی سیاسی ومعاشی شرائط منواتے رہے ہیں۔“

ضرورت سیاسی ومعاشی اور صنعتی میدان میں خودکفیل ہونے اور مغربی سامراج کے شکنجے سے آزاد ہونے کی ہے۔

جذبہ وعمل کی یکسانیت ہی سازشوں کا جواب:

ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مرمٹنے والوں کی مثالوں سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے یہاں پر صرف ایک مثال نقل کرتا ہوں۔ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے نام نامی اسم گرامی سے تقریباً ہر مسلمان واقف ہے قاضی ابن شداد نے لکھا ہے کہ:

”بادشاہ ریجی نالڈ نے دھوکے سے حجاج کے ایک قافلہ پر حملہ کیا اور اس نے سارا اسباب لوٹ لیا بے کس حجاج نے اس سے انسانیت وشرافت کی درخواست کی تو اس نے گستاخانہ کہا کہ: ”اپنے محمد سے کہو کہ تمہیں رہائی دیں۔“ یہ فقرہ صلاح الدین کو پہنچا اور اس نے منت مان لی کہ اگر یہ بے ادب اس کے ہاتھ آئے گا تو اپنے ہاتھ سے اس کو قتل کروں گا جنگ حطین میں یہ شخص گرفتار ہوا سلطان نے ریجی نالڈ کو طلب کیا اور یہ کہتے ہوئے قتل کیا: ”ھا انا انتصر لمحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔“

یہ مثال ناموس رسالت کی بے حرمتی پر اپنی غیرت وحمیت کو آواز دینے اور للکارنے کی ہے غیرت وحمیت کو مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں نے آج بھی آواز دی ہے لیکن ذرا غور کیجئے انجام کے لحاظ سے کل اور آج میں کتنا بڑا فرق ہے پہلی مثال میں گستاخ کو سزا ملتی ہے اور سلطان کو اپنے مقصد میں کامیابی پر اطمینان حاصل ہوتا ہے لیکن دوسری مثال میں اہانت رسولؐ پر مسلمانوں نے عالمگیر احتجاج بھی کیا اور اپنی جان کے نذرانے بھی پیش کئے اس پر مجبور ہوکر توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ڈنمارک کے اخبار نے مسلمانوں سے صرف معافی مانگ کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوشی کا اعلان کردیا نہ تو گستاخ کو سزا مل سکی اور نہ ہی اس طرح کے اقدام کی روک تھام کی کوئی حتمی شکل ہی سامنے آسکی۔

واقعہ یہ ہے کہ جذبات دونوں جگہ یکساں ہیں لیکن پہلی مثال میں جذبات کے ساتھ عمل جدوجہد اور قدرت بھی ہے لیکن دوسری مثال اس وصف سے عاری ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے بارے میں قاضی ابن شداد لکھتے ہیں:

”جہاد کی محبت اور جہاد کا عشق ان کے رگ وریشہ میں سما گیا تھا اور ان کے قلب ودماغ پر چھا گیا تھا یہی ان کا موضوع تھا اسی کا ساز وسامان تیار کرتے تھے اور اس کے اسباب ووسائل پر غور کرتے اسی مطلب کے آدمیوں کی ان کو تلاش رہتی اسی کا ذکر کرنے والے اور اسی کی ترغیب دینے والے کی طرف وہ توجہ کرتے اسی جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر انہوں نے اپنی اولاد اہل خاندان وطن و مسکن اور تمام ملک کو خیر باد کہا اور سب کی مفارقت گوارا کی اور ایک خیمہ کی زندگی پر قناعت کی جس کو ہوائیں ہلاسکتی تھیں کسی شخص کو اگر ان کا قرب حاصل کرنا ہوتا تو وہ ان کو جہاد کی ترغیب دیتا (اور اس طرح ان کی نظر میں وقعت حاصل کرلیتا) قسم کھائی جاسکتی ہے کہ جہاد کا سلسلہ شروع کرنے کے بعد انہوں نے ایک پیسہ بھی جہاد اور مجاہدین کی امداد واعانت کے علاوہ کسی مصرف میں خرچ نہیں کیا۔“

سلطان کی اس عاشقانہ کیفیت اور دردمندی کی تصویر ابن شداد نے ان الفاظ میں کھینچی ہے:

”میدان جنگ میں سلطان کی کیفیت ایک ایسی غمزدہ ماں کی سی ہوتی تھی جس نے اپنے اکلوتے بچے کا داغ اٹھایا ہے وہ ایک صف سے دوسری صف تک گھوڑے پر دوڑتے پھرتے اور لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیتے خود ساری فوج میں گشت کرتے اور پکارتے پھرتے: اسلام کی مدد کرو۔“ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے۔“

قاضی ابن شداد ان کی زندگی کا ایک دوسرا اہم رخ اس طرح پیش کرتے ہیں:

”قرآن مجید سننے کا بڑا شوق تھا کبھی کبھی اپنے برج میں پہرہ داروں سے دو دو تین تین چار چار پارے سن لیتے

بڑے خاشع' خاضع' رقیق القلب تھے' قرآن مجید سن کر اکثر آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے' حدیث سننے کے بڑے شائق تھے اور اس کا بڑا احترام کرتے تھے' حدیث کی قرأت کے وقت لوگوں کو احتراماً بیٹھ جانے کا حکم دیتے' اگر کوئی حدیث کا عالی سلسلہ شیخ ہوتا تو خود اس کی مجلس میں جاکر حدیث سنتے' خود بھی حدیث کی قرأت کا شوق تھا' اگر کسی حدیث میں کوئی عبرت کی بات ہوتی تو آنکھیں پُرنم ہوجاتیں' عین میدانِ جنگ میں بعض مرتبہ دو صفوں کے درمیان کھڑے ہوکر حدیث کی سماعت کی کہ یہ وقت خاص فضیلت کا ہے۔"

آج کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ جو قوت و طاقت اور تنفیذ کی صلاحیت کے مالک ہیں' دین و اسلام کے تعلق سے وہ سرد مہری کا شکار ہیں اور جو جذبات سے لبریز ہیں' وہ دین پر عمل' سنت کی اتباع اور اس راہ میں جدوجہد کی دولت سے محروم ہیں' موجودہ سازشوں کا واحد حل عمل اور جذبات کے درمیان تال میل اور ہم آہنگی ہے۔

لائحہ عمل:

دشمنوں نے جن مقاصد کے لئے اس ذلیل حرکت کا ارتکاب کیا تھا' اس کو ناکام بنانے کے لئے اس وقت جو صورت حال پیدا ہوتی ہے' اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا سے داعی اور مدعو کا رشتہ قائم کرنا چاہئے' اس کے لئے ذیل کی چند باتیں مفید ثابت ہوسکتی ہیں:

۱:...... مسلمان انفرادی' اجتماعی اور حکومتی سطح پر قرآن وسنت کی اتباع کی مہم چلائیں۔

۲:...... دنیا کی تمام زبانوں میں سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرنے کی ایک عالمی مہم چلائیں' اس کا ایک طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ کسی بھی زبان میں موقع ومحل کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے مختلف پہلوؤں پر تحریر تیار کرائیں' پھر اس کو دنیا کی تمام زبانوں میں منتقل کرنے کا اہتمام کرائیں یا جو کتابیں اس موضوع پر اس طرح کی موجود ہوں' اس کے ترجمے اور نشر واشاعت کا اہتمام کریں۔

۳:...... تمام زبانوں میں قرآن وحدیث کے اعجازی اور انسانی پہلوؤں کو نمایاں کرکے شائع کریں۔

۴:...... آسمانی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو تذکرہ ہے اور جس طرح حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جس تعلق کا اظہار کیا ہے' اس کی خصوصاً عیسائی حکومتوں میں اشاعت کا اہتمام کریں۔

۵:...... مغربی ممالک میں سیرت کے موضوع پر کتابوں کی عالمی نمائش کا اہتمام کریں' سیرت کے موضوع پر علمی مسابقہ کا انعقاد کریں۔

۶:...... سیرت رسولؐ پر اعتراضات کے جوابات تحریر کرنے والوں کو انعامات اور ایوارڈ دیئے جائیں۔

۷:...... جامعات اور کالجز میں سیرت کے عنوان سے چیئرز قائم کی جائیں۔

۸:...... مغرب کے دعویٰ آزادی رائے کا پول کھولیں اور اس کے متضاد پہلوؤں کو سامنے لائیں۔

۹:...... گمراہ کن پروپیگنڈہ کا بروقت ازالہ کرنے کے لئے ایسے جائز ذرائع ابلاغ بھی قائم کرنے چاہئیں' جس کے ذریعہ واقعات کو ان کے صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے لایا جاسکے اور وقت کے مسائل پر اسلام کا موقف دوٹوک انداز میں پیش کیا جاسکے۔

۱۰:...... عالم اسلام کی ایک نمائندہ ویب سائٹ انٹرنیٹ پر موجود ہو۔

۱۱:...... سب سے اہم بات یہ کہ اسلامی معاشروں کو کتاب وسنت کا نمائندہ معاشرہ بنائیں۔

☆☆......☆☆

اگرچہ راہِ تقویٰ میں ہزاروں غم بھی آتے ہیں!

مولانا حکیم محمد اختر عفا اللہ عنہ

محبت میں کبھی ایسا زمانہ بھی گزرتا ہے — زباں خاموش رہتی ہے مگر دل روتا رہتا ہے
اگرچہ راہِ تقویٰ میں ہزاروں غم بھی آتے ہیں — مگر جو عاشقِ صادق ہے غم کو سہتا رہتا ہے
جو غیروں پر فدا کرتا ہے اپنی آشنائی کو — بجرمِ بے وفائی حق سے وہ محروم رہتا ہے
صلہ عشقِ مجازی کا یہ کیسا ہے ارے توبہ! — کہ عاشق روتے رہتے ہیں صنم خود سوتا رہتا ہے
خطاؤں کی اگر آئی ہے دامن پر ذرا سیاہی — تو اپنے آنسوؤں سے عشق اس کو دھوتا رہتا ہے
گناہگاروں کی مت تحقیر کر اے زاہد ناداں — کہ ان کی آہ وزاری پر فلک بھی روتا رہتا ہے
یہ فیضِ مرشدِ کامل جو دردِ دل ملا اختر
تو دل پر جلوۂ قربِ محبت ہوتا رہتا ہے

اسلام زندہ ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کے جو وعدے کئے ہیں' ان کا ظہور ہوتا رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا' کس شکل میں یہ وعدے پورے ہوں گے؟ اور ان کی صورت کیا ہوگی؟ یہ ہم کو نہیں معلوم؟ لیکن خدائی وعدہ برحق ہے:

"ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔"

قرآن مجید کے مطالعہ سے جو نظام ہمارے سامنے آتا ہے' وہ یہ ہے کہ نصرت الٰہی کی آمد سے پہلے مومنوں کو شدید اور غیر معمولی آزمائشوں کے مراحل سے گزارا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ ہیں: "مستھم الباساء والضراء" مومنوں کو غیر معمولی مصائب' تکالیف اور شدائد کا سامنا ہوگا' اسی پر بس نہیں ہوگا' بلکہ قرآنی تعبیر میں "زلزلوا" کا لفظ ہے' جس کا مطلب ہے کہ انبیاء اور ان کے متبعین کو جھنجوڑ کر رکھ دیا جائے گا' اس طرح جیسے شدید زلزلہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا کر رکھ دیتا ہے' دیکھنے میں چند الفاظ ہیں' جنہیں ہم بڑی آسانی سے پڑھ دیتے ہیں' لیکن ان الفاظ کے مضمرات اور تاریخ میں پیش آئے واقعات کو ان آیات کی روشنی میں دیکھیں تو رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے کہ کیا ایسے واقعات بھی ہوسکتے ہیں؟ اسلامی تاریخ یوں تو بے شمار واقعات وحوادث سے بھری پڑی ہے' ان میں سے ہر واقعہ اتنا سنگین تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کے وجود کے خاتمے کے لئے کافی تھا' قرن اول میں واقعہ ارتداد اور آٹھویں صدی ہجری میں تاتاری فتنہ جس نے پورے عالم اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجادی' بغداد کی تباہی و بربادی کی نظیر نہیں ملتی' تاتاریوں کی ہیبت مسلمانوں کے دلوں پر ایسی بیٹھ گئی تھی کہ اس کا تصور بھی ممکن نہ تھا" "اذا قیل لک ان التتر قد انھزموا فلا تصدق" "اگر تم سے کہا جائے کہ تاتاریوں کو شکست ہوگئی ہے تو اس بات کو نہ ماننا' یہ صورت حال پیدا ہوگئی تھی' لیکن اسلام پھر اسی خاکستر سے دوبارہ اٹھا اور صرف ایک صدی کے اندر پہلے ہی

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

کی طرح اس کی سیادت و قیادت بحال ہوگئی' دوسری طرف اس آزمائش کی وجہ سے مسلمانوں نے بڑی تعداد میں ہجرت کی' ان کی یہ ہجرت بھی خیر و برکت اور اسلام کی نشر و اشاعت اور اس کی نئی فتوحات کے دائرے کی وسعت کی شکل میں سامنے آئی' اور نئی نئی قومیں اسلام کے سائے میں آئیں۔

کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے' چنانچہ انیسویں صدی کے وسط سے اکیسویں صدی کے آغاز تک کی مدت مسلمانوں کے لئے شدید آزمائش کا دور ثابت ہوا' ڈیڑھ صدی کی اس مدت میں مسلمانوں کو ثریا سے زمین پر پھینک دیا گیا' غیر معمولی بلندی سے گرنے کی وجہ سے ان کے جسم کے ہر حصے میں چوٹ آئی اور وہ لہولہان ہوگئے' اس بار یہ فتنہ غیروں کے بجائے نام نہاد مسلمان قائدین اور حکمرانوں کی وجہ سے پیدا ہوا' مصطفیٰ کمال پاشا سے اس کی ابتدائی ہوئی اور سفاک و ظالم حکمران مسلط کردیے گئے' جنہوں نے اپنے مغربی آقاؤں کے احکام بڑی سختی سے نافذ کئے' ان ظالموں کے دور میں نہ صرف قید و بند کی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا بلکہ دین و اخلاق کی حفاظت کے بھی لالے پڑ گئے' پورے پچاس سال عالم اسلام پر ایسے گزرے کہ دینی زندگی کے سارے دروازے بند کردیے گئے' اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ وہ معاملہ کیا گیا جس کا تصور بھی بڑا ہولناک ہے' ان سنگین حالات میں بہت سے مسلمان مغربی ملکوں کی طرف ہجرت کرگئے تاکہ اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرسکیں' عالم اسلام جیسی صورت حال مشرقی یورپ اور روس کے زیر قبضہ مسلمان ریاستوں میں بھی پیش آئی' جہاں بڑی بے دردی کے ساتھ مسلمانوں کو کچل دیا گیا' اس حد تک کہ دشمنوں کو پوری طرح اطمینان ہوگیا کہ اسلام اور مسلمانوں کا خاتمہ ہوگیا' اب صرف روس کی اشتراکی حکومت ہی ہماری دشمن ہے' لیکن جب غیر متوقع طور پر امریکا جیسی سپر پاور کے ہاتھوں شکست کھانے کے بجائے

نعت رسول مقبول ﷺ

مولانا محمد علی جوہر مرحوم

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں — اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں
ہر لحظہ تشفی ہے ہر آن تسلی ہے — ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم ہیں مداراتیں
کوثر کے تقاضے ہیں تسنیم کے وعدے ہیں — ہر روز یہی چرچے ہر روز یہی باتیں
معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت — اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

افغانستان جیسی گم نام سرزمین پر اس کا شیرازہ بکھر گیا تو اچانک یہ انکشاف ہوا کہ:

"ایسی چنگاری بھی یارب اپنے خاکستر میں تھی"

راکھ کے ڈھیر سے یہ چنگاری نکلی اور معلوم ہوا کہ روسی قبضہ میں رہنے والے لوگ نہ صرف اسلام پر باقی ہیں' بلکہ پورے دین و مذہب کے ساتھ زندہ ہیں' یہی صورت حال عالم عربی میں پیش آئی کہ جب ظالموں اور سفاک حکمرانوں کا خاتمہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اسلام زندہ ہے' اور پہلے سے کہیں زیادہ قوت کے ساتھ موجود ہے' یہ مدت آزمائش کی تھی جس میں انہیں تربیتی مراحل سے گزارا گیا ہے اور اب وہ زندگی و توانائی سے بھرپور ہیں' اس صورت حال سے دشمنوں کو گھبراہٹ ہے اور وہ پریشان ہیں کہ ان کے سارے تیر دغا دے گئے' ان کی ذہانت نے جو راستے دکھائے تھے' اس نے انہیں ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا' کروڑوں ڈالر جو انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے خرچ کئے تھے وہ بیکار ہو گئے' افغانستان وعراق پر صلیبیوں کے بھرپور حملے بھی ناکام ہو گئے' اب جائیں تو جائیں کہاں' اپنی ناکامی اور شرمندگی کو چھپانے کے لئے مغربی میڈیا نے منصوبہ کے مطابق جنگ کا نیا سلسلہ شروع کیا ہے تاکہ مسلمانوں کی دل آزاری کی جائے' تمام اخبارات و رسائل اس دل آزاری میں شرکت کے لئے مقابلہ کر رہے ہیں' لیکن پوری دنیا میں اس پر جو ردعمل ہوا' اس نے دشمنوں کو بھی حیرت زدہ کر دیا' ان کو اندازہ نہیں تھا کہ اتنا شدید ردعمل ہوگا اور اتنی بڑی تعداد میں مظاہرے ہوں گے اور پولیس کے ہاتھوں مظاہرین مارے جائیں گے' پوری دنیا میں اس احتجاجی مظاہرے کی تصویریں دکھائی گئیں' اس صورت حال کی وجہ سے یورپ کے ہر گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جا رہا ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور سیرت و کردار کے بارے میں سوالات' اور بحث و مناقشہ کے دروازے کھل گئے ہیں' ہر مجلس اور ہر گھر میں اس کا چرچا ہے۔

ڈنمارک ہی میں نہیں' بلکہ تمام مغربی ملکوں میں سیرت نبویؐ اور اسلام و قرآن کو جاننے کے لئے بڑے پیمانے پر لٹریچر کی تلاش ہو رہی ہے' انٹرنیٹ اور فیکس کے ذریعہ ان کتابوں کے بارے میں سوالات کئے جا رہے ہیں' جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح ہو' بعض ملکوں سے تو حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب نبی رحمتؐ کے انگریزی ترجمہ: "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی یورپ میں اشاعت اور دیگر مغربی زبانوں میں اس کے ترجمے کے خطوط آ رہے ہیں' خود یورپ و امریکا میں مقیم مسلمانوں کے اندر غیرت وحمیت اور دینی جوش جذبہ بڑی قوت کے ساتھ پیدا ہو رہا ہے' وہ اپنے بچوں کو حضور کی سیرت سے واقف کرانے کے لئے بے چین ہو رہے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ بڑے پیمانے پر انگریزی کے علاوہ دیگر یورپی زبانوں میں اسلامی لٹریچر کو منتقل کیا جائے اور دانش گاہوں کے علاوہ مغربی میڈیا سے براہ راست رابطہ پیدا کیا جائے' ان تک ایسی کتابیں پہنچائی جائیں اور اس کے لئے زبردست مہم چلائی جائے۔

اس وقت افغانستان وعراق میں امریکا کی ناکامی نے بہت سارے سوالات کھڑے کر دیئے ہیں' اسلام دشمن طاقتیں گھبرا کر ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں اور اس غصہ اور جھنجھلاہٹ میں جنگ کی تمام تدبیریں استعمال کر رہی ہیں' ان ہی طوفانوں میں چراغ جلانا ہے' ان ہی حالات میں دعوتی جدوجہد کی قدر ہوتی ہے اور اس کے نتائج بھی جلد برآمد ہوتے ہیں' ہمیں دونوں محاذوں پر کام کرنا ہے' داخلی محاذ پر ہم اپنی نئی نسل کو سنبھالیں اور بیرونی محاذ پر مخالفین ومنکرین اسلام تک دعوت پہنچائیں کہ یہ وقت سب سے زیادہ مناسب ہے' صرف ہماری مخلصانہ اور دردمندانہ دعوتی کوششوں کی ضرورت ہے:

"ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی"

☆☆..............☆☆

خبروں پر ایک نظر

مغربی میڈیا' اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا بند کرے

عارف والا (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ مغربی میڈیا' اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا بند کرے۔ قادیانی لابیاں اور صیہونی طاقتیں میڈیا کے ذریعے جھوٹ پھیلا رہی ہیں۔ جتنی جنگیں انہوں نے لڑیں اور جس پروپیگنڈے کی بنیاد پر لڑیں' ان کا حقائق سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان کا میڈیا محض دھوکا ہے۔ وہ یہاں مدرسہ فاروقیہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ آفاقی پیغام اور آسمانی فیصلہ ہے۔ اس کے خلاف کسی قسم کی قادیانی و غیر قادیانی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جماعتی کارکن آفتاب احمد صاحب کو صدمہ

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے کارکن جناب آفتاب احمد صاحب کی والدہ ماجدہ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ' امام التبلیغ حضرت اقدس مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھیں۔ نیز مرحومہ کے شوہر اور خسر بھی حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔ مرحومہ اپنے صاحبزادے آفتاب احمد صاحب کی عقیدۂ ختم نبوت کے لئے خدمات پر ان کی حوصلہ افزائی فرمایا کرتی تھیں۔ جناب آفتاب احمد صاحب جب بھی دفتر ختم نبوت یا جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں شہید اسلام' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو واپسی پر مرحومہ کو ملاقات کی تفصیل سے آگاہ کرتے۔ چنانچہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت کے حوالہ سے انہوں نے حضرت شہیدؒ کا یہ ارشاد سنایا کہ: ''بیٹا! یہ کام ایسا ہے کہ اگر تم نہیں کرو گے تو اللہ پاک کسی اور سے لے لے گا۔'' بقرعید کے موقع پر جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے چرم قربانی کے حوالے سے مراکز قائم کئے جاتے تو کارکنوں کے لئے دوپہر کے طعام کا مرحومہ کو خاص خیال رہتا۔ مرحومہ کے پسماندگان میں تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ قارئین سے بھی مرحومہ کے لئے ایصال ثواب اور دعائے خیر کی درخواست ہے۔

مولانا ذوالفقار طارق کا تبلیغی دورہ

گجرات (پ ر) ۱۱/ مارچ ۲۰۰۶ء کو مولانا ذوالفقار طارق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے مولانا سعود الحجازی مبلغ عالمی مجلس تحفظ مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات کے ساتھ ایک تعارفی دورہ کیا۔ گجرات میں مولانا عبدالحق خان بشیر اور شہر کے دیگر علماء کرام سے ملاقات کی' حالات حاضرہ اور مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں پر تبادلۂ خیال کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کے دروس کے بارے میں مشاورت کی۔ اس کے علاوہ ہنجن کسانہ میں جامعہ فاروقیہ میں حاضری دی گئی' جناب قاری محمد اختر اور دیگر علمائے کرام سے ملاقات ہوئی۔ رات کو ضلع جہلم میں سیرۃ النبیؐ کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ مولانا ذوالفقار طارق نے مولانا فقیر اللہ مبلغ ختم نبوت سیالکوٹ کے ہمراہ حافظ آباد' جلال پور بھٹیاں' پنڈی بھٹیاں' بھڑھی شاہ رحمان چک چٹھ کا تعارفی دورہ کیا اور ختم نبوت کے عنوان پر دروس دیئے' مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا نوٹس لیا اور لوگوں کے سامنے مرزائیت کے کذب و دجل کو بیان کیا۔ علاوہ ازیں مولانا ذوالفقار طارق نے گوجرانوالہ شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے حافظ محمد ثاقب کی زیرنگرانی ملاقاتیں

اور میٹنگ کر کے ۲۵/ مارچ سے ۲۷/ اپریل تک شہر بھر میں دروس طے کئے' خاص طور پر ان علاقوں کی طرف توجہ دی گئی جو مرزائیت زدہ ہیں۔ تمام علماء کرام نے اس طرز کو پسند کیا اور ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی' اس کے علاوہ شہر کے تمام علماء کرام سے گزارش کی گئی کہ وہ ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدۂ ختم نبوت کے عنوان پر پڑھایا کریں جس کی علماء کرام نے یقین دہانی کرائی۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین مخالفین اسلام کی سوچی سمجھی اسکیم ہے

ننکانہ صاحب (پ ر) چک نمبر ۸ / گ۔ب انڈ گڑھ ضلع ننکانہ میں مورخہ ۱۲/ مارچ ۲۰۰۶ء بروز اتوار تحفظ ناموس رسولؐ کے لئے ایک محفل منعقد ہوئی' جس کے منتظم اعلیٰ محمد حسین راجپوت جالندھری تربیت یافتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر تھے۔ منتظم اعلیٰ مذکور کو معاونت خصوصی ضیائے حرم ٹریولز اینڈ ٹور ایجنسی ننکانہ صاحب کے منیجر حاجی محمد طارق عزیز نے کی' جبکہ محفل کی سرپرستی ڈاکٹر خادم حسین اور حاجی نذیر احمد خان ساکن دھرھڈا چک ۸ نے فرمائی۔ نقابت کے فرائض شکیل صاحب آف گنگا پور نے ادا کئے۔ مہمان خصوصی حاجی عبدالحمید رحمانی امیر عالمی مجلس ختم نبوت ننکانہ صاحب تھے۔ محمد شاہین پرواز' ملک محمد سرور اور مہر شوکت علی صاحبان آف ننکانہ بھی زینت افروز ہوئے۔ محفل کا آغاز سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب مرکزی امام مسجد دھرھڈا نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ حمد و نعت کے بعد خصوصی خطاب عظیم اسکالر مجاہد ختم نبوت جناب محمد طاہر عبدالرزاق نے فرمایا۔ علامہ طاہر صاحب نے محفل کو باور کرایا کہ اس دور میں دین اسلام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین ہو رہی ہے' یہ مخالفین اسلام کی سوچی سمجھی اسکیم ہے' ان ساری حرکات کے پس پشت مرتدین قادیانیوں کا ہاتھ ہے' اس پر موجود شرکاء محفل نے قادیانیت پر بھرپور غم و غصہ کا اظہار کیا اور اس طرح گاہے بگاہے اسی طرح کی مزید محافل کا انعقاد ہونا ضروری قرار پایا۔ محفل میں شامل سینکڑوں مندوبین میں سابقہ ناظم علاقہ رانا محمد سرور خان' سابقہ نائب ناظم حاجی عبدالجبار انجم اور حالیہ ناظم چوہدری عبدالرؤف قادری صاحبان نے شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں خادم حسین ظفروال' شکیل' رانا ریاض آف گنگا پور بھی شامل ہوئے۔ گاؤں کے کونسلر حاجی محمد جمیل' حاجی احمد علی ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس' حاجی محمد شریف ربانی' حاجی محمد ادریس' ملک چراغ محمد' شیخ علی شیر' چوہدری مشتاق کے علاوہ شبیر احمد رحمانی اور طاہر اقبال رحمانی نے بھرپور تعاون کیا۔ گاؤں کے سید غلام مرتضیٰ شاہ امام مسجد اور خطیب حافظ صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اردگرد کے دیہات کے معززین کے علاوہ عام آئمہ کرام اور علمائے کرام نے محفل میں خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔

حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی کو صدمہ

میرپور خاص (پ ر) عالم اسلام کے عظیم شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب سجاول والوں کو گزشتہ دنوں ایک صدمہ سے دوچار ہونا پڑا' جب ان کے بڑے بھائی حاجی عبدالعلیم میمن انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا قاسمی کے بڑے بھائی سجاول میں تجارت کے شعبہ سے منسلک تھے' ویسے تو حاجی صاحب تاجر تھے' لیکن دین کے کاموں میں مولانا قاسمی صاحب کے معاون تھے۔ کافی عرصہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے' علاج معالجہ بھی ہوا' لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ مولانا قاسمی کو اپنے بھائی کے انتقال کی اطلاع مٹھی تھرپارکر میں اس وقت ملی جب وہ ۹/ اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۱۰/ اپریل کو صبح دس بجے سجاول میں مولانا نور محمد سجاولی کے فرزند مولانا محمد صالح نے پڑھائی' کثیر تعداد میں علماء کرام اور مولانا عبدالغفور قاسمی کے شاگردوں نے اندرون سندھ سے جنازہ میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا محمد علی صدیقی نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور مجلس کی طرف سے مولانا عبدالغفور قاسمی سے تعزیت کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں' قرب قیامت میں نازل ہوں گے

مانسہرہ (پ ر) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں' قرب قیامت میں نازل ہوں گے' اسلام کا پرچم بلند کریں گے' اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے' "لُد" کے مقام پر دجال کو قتل کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے باپ کے بغیر پیدا کیا ہے' جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ

کے پیدا کیا ہے۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے جامع مسجد صدیق اکبرؓ میں جمعہ کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کے عیسائی' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی چادر میں آجائیں' جن کی رحمت والی چادر میں داخل ہونے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اللہ کے حکم کا انتظار کررہے ہیں کہ کب حکم ہو' میں اللہ کی زمین پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کا اعلان کریں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کہا ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں' نہ ہی میں خدا ہوں اور نہ ہی خدا کا شریک ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں عجیب و غریب واقعات پیش آئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑی بشارت ہے' مسلمانوں کا مذہب اسلام اتنا مقدس ہے کہ وہ تمام پیغمبروں کے ادب واحترام کا حکم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمات عیسوی سے معلوم ہوتا ہے کہ اب پوری کائنات میں ایک ہی نجات دہندہ ہے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے عیسائیوں اور یہودیوں کو دعوت دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت موجود ہے کہ دامن رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑلو کامیاب ہوجاؤ گے' ان کے دامن کو پکڑے بغیر اب نجات مشکل ہے' انہوں نے کہا کہ اسلام تمام انسانوں کو مساوات اور عدل و انصاف کی دعوت دیتا ہے۔

تاریخ گواہی دیتی ہے کہ کائنات میں ایک ایسی ہستی بھی آئی جن کے ماننے والے ان پر اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں' ان کے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانا سعادت خیال کرتے ہیں' کوئی طاقت ان میں لغزش نہ لاسکی' کوئی طاقت ان کی وفاؤں کو کم نہ کرسکی' کوئی رشتہ رکاوٹ نہ بن سکا' یہ جاں نثار کائنات کے چنے ہوئے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے' ایسے لوگ اس کائنات میں کبھی پیدا نہیں ہوئے' ان کو اللہ نے اپنی جماعت کہا ہے' یہ لوگ چلتے زمین پر تھے اور جانے کی آواز آسمانوں پر گونج رہی ہوتی تھی' ان کی گھوڑوں کے چلنے کی قسم خود خلاق عالم نے قرآن پاک میں کھائی ہے' ان کے تذکرے آسمانوں پر ہورہے ہیں' ان کی صفات تورات وانجیل میں موجود ہیں' ان سے محبت جنت کا ٹکٹ ہے' ان سے نفرت دوزخ کے عذاب کو دعوت دینا ہے' وہ آسمان رشد و ہدایت کے چمکتے ستارے ہیں' انہوں نے اپنا سب کچھ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قربان کردیا' یہ وہ مبارک جماعت ہے' جن کے جسموں پر اسلام کو فٹ کیا گیا' وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت لے کر پوری کائنات میں پھیل گئے' کوئی چین کی وادیوں میں داخل ہوگیا' کوئی بلوچستان کے صحراؤں میں کود پڑا' کوئی سندھ کے ریگستانوں میں صدائے حق لگا گیا' کشتیوں کو آگ لگا کر دریاؤں میں گھوڑوں کو دوڑا دیا' ان کے دل میں یہ بات رچ بس گئی تھی کہ ناموس رسالت' ہمارے ایمان کا حصہ ہے' دعوت و تبلیغ اور جہاد ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ دنیا کے کونے کونے میں یہ کچی آواز پہنچائی۔

تبصرہ کتب:

نام کتاب: داڑھی کا مسئلہ

مصنف: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

قیمت: درج نہیں۔

پیش نظر کتابچہ درحقیقت ایک استفتا کا جواب ہے' جس میں مستفتی نے داڑھی کی شرعی حیثیت اور مقدار سمیت متعدد امور کے بارے میں استفسار کیا' جس کا شہید اسلام' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہ نے جواب تحریر فرمایا' الحمدللہ! اس کتابچہ کے مطالعہ کے بعد لوگوں نے شرعی داڑھی رکھی' بلکہ لوگوں نے حضرت شہیدؒ کو خود آگاہ کیا کہ ہم نے آپ کے اس کتابچہ کو پڑھ کر داڑھی رکھی۔ یہ کتابچہ اس سے قبل بھی شائع ہوچکا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے تاکہ داڑھی کے حوالے سے ہمارے معاشرہ میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو۔

کتابچہ کے آخر میں مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ سے داڑھی کتروانے والے حافظ کے پیچھے تراویح کی ادائیگی کا مسئلہ دریافت کیا گیا ہے' جس پر حضرت مفتی صاحب کا جواب لائق دید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو امت کے لئے مزید نافع بنائے اور ہم سب مسلمانوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام محمد ایوب الرحمٰن سے تبدیل کرکے محمد ارشد القادری رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

REGD. NO. SS 160

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد واصف نفیس مظاہری

نغمۂ صداقت ہے لا الہ الا اللہ　　تحفۂ نبوت ہے لا الہ الا اللہ
مصدر حقیقت ہے لا الہ الا اللہ　　جامع شریعت ہے لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

رہنمائے امت ہے لا الہ الا للہ　　حاصل سعادت ہے لا الہ الا اللہ
باعث کرامت ہے لا الہ الا اللہ　　یہ صدائے رحمت ہے لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جب صفا پہاڑی پر قوم سے کہا آکر　　دین حق کی دعوت ہے لا الہ الا اللہ
ظلمتوں کے جھرمٹ میں کیوں پڑے ہوئے لوگو!　　مطلع شفاعت ہے لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عاشق نبی نے دی جب صدائے الا اللہ　　ذرہ ذرہ بول اٹھا لا الہ الا اللہ
لا سکے نہ تاب آخر حضرت بلال بھی اس دم　　نکلی جب دل سے صدا لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

امیدوار رحمت ہے واصفؔ حزیں یا رب　　حرز جاں بنالوں میں لا الہ الا اللہ
مرتے دم زباں پر ہو آرزو ہے یہ میری　　ہونٹوں پہ سجالوں میں لا الہ الا للہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ